نمبر ۱۵ | مورخہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۲۹ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

کشمیر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن حضور کے حرم رابعہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ✤

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گوجرہ سے ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بھیجے گئے۔ اور مولوی اللہ دتا صاحب و گیانی واحد حسین صاحب جماعت احمدیہ مونگ ضلع گوجرات کے جلسہ پر تقریروں کے لئے ۱۳ اگست روانہ ہوئے ✤

کئی ہفتوں کی قیامت آفرین گرمی کے بعد ۱۷ اگست قریب چار بجے شام تھوڑی سی بارش ہوئی ✤

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

۴ تا ۷ اگست ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہی مصروفیتیں رہیں۔ جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے یعنی ترجمۃ القرآن کی اصلاح۔ امور سلسلہ کے متعلق اجرائے احکام اور خطوط کے جوابات ✤

۸ اگست حضور ایک مقام ناگ راتھ تشریف لے گئے۔ راستہ مشکل اور دشوار گذار تھا۔ حضور زیادہ حصہ پیدل چلے۔ اور کسی کسی موقعہ پر گھوڑے پر سوار ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ جب حضور نے نمازیں پڑھائیں تو کچھ پہاڑی لوگ جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ آپ کو نماز پڑھتے دیکھ کر ہم زیارت کے لئے آگئے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ مسلمانوں کے ادبار اور نکبت کی یہ بھی علامت ہے۔ ایک وقت تھا جب کوئی مسلمان بے نماز نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک وقت یہ ہے کہ نماز پڑھنے والوں کو عجوبہ کے طور پر مسلمان کہلانے والے دیکھتے ہیں ✤

واپسی کے وقت ایک گھوڑا ایک جگہ ایسا پھسلا کہ نیچے گہری کھڈ میں جا پڑا۔ خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس وقت کوئی اس پر سوار نہ تھا اور مزید شکر کا مقام یہ ہے کہ مرزا سعید احمد خلف جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے جو گھوڑے کو پکڑے ہوئے تھے انہیں خدا تعالیٰ نے بال بال بچا لیا۔ گھوڑے کے گرنے پر عزیز موصوف نے کچھ دیر تو لگام پکڑے رکھی لیکن جب دیکھا کہ گھوڑے کے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو چھوڑ دی۔ اسی طرح صاحبزادہ مبارک احمد خلف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ جو گرنے والے گھوڑے کے پیچھے تھے۔ جب گھوڑا لڑھکا تو عین ممکن تھا کہ وہ اس کی لپیٹ میں آجاتے لیکن اس خطرہ کے موقعہ پر انہوں نے بڑی ہمت اور جرأت سے کام لیا اور جھٹ اپنے گھوڑے کے نیچے ہو گئے۔ گھوڑا اپنے پاؤں پر بالکل ساکت کھڑا رہا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ✤

شکرانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے تیس روپے صدقہ میں دیئے۔ کچھ اوروں نے دیا۔ اور صدقہ کی کل رقم ۴۰ روپیہ قریب جمع ہوئی جو گھوڑے والے کو دیدی گئی۔

۹ اگست خطبہ جمعہ حضور نے دل کی پاکیزگی کے متعلق ارشاد فرمایا اسی سلسلہ میں ظاہری عبادت کی ضرورت اور اہمیت بھی بیان فرمائی ✤

۱۰؍ اگست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پہلگام سے واپس سرینگر تشریف لے آئے۔ راستہ میں دو گھنٹہ کے قریب ایک مقام اچھابل ٹھہرے۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز کے بعد چند نوجوان مسلمانوں نے آپ سے ملاقات کی ÷

۱۱؍ اگست سنہ ۲۹ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مغرب کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ تو عشاء کی نماز تک مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور مختلف امور کے متعلق گفتگو فرماتے رہے کئی سو سکھوں نے جمع ہو کر قادیان کا مذبح گرانے میں جو قانون شکنی کی۔ اور اس کے مقابلہ میں احمدیوں نے جو رویہ اختیار رکھا۔ اس کے متعلق حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ÷

ایکزخ کر کے سلسلہ میں اس روائتی بہرے شخص کی مثال پیش کرتے ہوئے جو اپنے دوست کی عیادت کے لئے جاتے وقت خود سوال و جواب تجویز کر کے لے گیا تھا۔ فرمایا ہمارے ملک میں بیمار کی عیادت کا طریق بہت اصلاح طلب ہے۔ ہر شخص بیمار کے پاس جانا چاہتا ہے۔ اور خواہ اسے کتنی تکلیف ہو۔ اس سے گفتگو کرتا ہے۔ جو عموماً یہ ہوتی ہے۔ کہ کیا حال ہے کیسی طبیعت ہے۔ بیمار کے لئے چونکہ یہ مشکل ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک کو اپنی حالت تفصیلی طور پر بتا سکے اس لئے وہ یہی کہتا ہے۔ الحمد للہ آرام ہے۔ انگریزوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ جب وہ عیادت کے لئے آئیں۔ تو اپنے پتہ کا کارڈ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ہاں اگر مریض کسی کو خود بلائے۔ اور ڈاکٹر ملنے کی اجازت دے۔ تب وہ مریض کے پاس جاتے ہیں ÷

میری اپنی حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ علالت کے وقت جب پوچھا جاتا ہے کہ کیسی طبیعت ہے۔ تو یہی کہنا پڑتا ہے۔ اچھی ہے۔ کیونکہ مختلف اوقات میں پوچھنے والے کم از کم پچاس ساٹھ دوستوں کو بھی اگر تفصیلی حالت بتائی جائے تو کئی گھنٹے صرف ہو جائیں۔ اور بیماری کی حالت میں اتنی گفتگو کرنا بھی ممکن نہیں ہوتا ÷

۱۲؍ اگست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین نوجوانوں کو جن میں ایک اسلامیہ کالج کے پروفیسر اور دو ڈاکٹر محمد شریف صاحب سول سرجن کے صاحبزادے تھے۔ ملاقات کا موقعہ دیا۔ اور تعلیمی امور کے متعلق گفتگو فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ ہندو مالدار ہیں۔ اور تجارت پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اگر مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ تو بھی کامیابی ان کے لئے آسان نہیں۔ لیبر مسلمانوں کے قبضہ میں تھی۔ وہ بھی نکل رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مسلمان کسی پیشہ کو مدنظر رکھ کر تعلیم حاصل نہیں کرتے اب ہوائی سروس ایک نیا کام شروع ہوا ہے۔ اس میں ہندو داخل ہو رہے ہیں۔ مگر مسلمان بہت کم توجہ کر رہے ہیں۔ صنعت و حرفت کے لحاظ سے شیشہ کا کام خوب چل سکتا ہے۔ انبالہ میں ایک کارخانہ ہے جس کا منیجر احمدی ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ دس ہزار روپیہ میں یہ کام چل سکتا ہے۔ پہلے اس کارخانہ میں جو چیزیں بنتی تھیں۔ وہ معمولی ہوتی تھیں۔ لیکن اب اچھی اور صاف بننے لگی ہیں ÷

۱۳؍ اگست ایک احمدی بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے:۔

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختانِ چنار

یہ ان اشعار میں سے ہے جن میں گذشتہ جنگ عظیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس میں چنار کے درخت کو خون سے مشابہ قرار دیا گیا ہے لیکن یہاں آکر چنار کے درختوں کو دیکھا گیا۔ تو وہ سبز رنگ کے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ پہلے پہل مجھے بھی یہ خیال پیدا ہوا تھا۔ لیکن معلوم ہوا۔ سردی کے موسم میں چنار کے پتے بالکل سرخ ہو جاتے ہیں۔ دوران جنگ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جو آجکل کیمل پور میں لفٹیننٹ ہیں۔ چنار کا ایک پتہ بھیجا۔ اور ساتھ خط لکھا تھا۔ اس پتہ کا رنگ بالکل خون کی طرح تھا۔ انہوں نے لکھا تھا۔ اس وقت میں جس مقام پر زخمیوں کے اپریشن کر رہا ہوں۔ وہاں پاس ہی ایک ندی بہ رہی ہے جس کا پانی مقتولین جنگ کے خون سے سرخ ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا پورا پورا نقشہ پیش کر رہا ہے:۔

خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار

اسی طرح انہوں نے لکھا یہاں چنار کے درخت بھی کثرت سے ہیں اور ان کے پتوں کا رنگ خون کی طرح سرخ ہے جو دیکھنے کے لئے بھیجتا ہوں ÷

اس پتہ کا رنگ جمے ہوئے خون کی طرح تھا ÷

برخے از داستانِ شوق

آستانِ درِ محمود سے جائیں گے کہاں
یہ وہ جنت ہے کہ فردوس میں پائینگے کہاں

علم قرآں ہو عمل درجۂ احسان میں ہو
جامع ہر دو کمالات وہ لائیں گے کہاں

ناصحا مان لیا لب پہ رکھیں مُہرِ سکوت
پارہ ہائے جگرِ شوق چھپائیں گے کہاں

وہ مروت نہ رہی آہ وہ الفت نہ رہی
نگہِ شوق سے آنکھ اپنی ملائینگے کہاں

رسم مولود بنامِ شہِ مسعود کریں
ہم سا اخلاص و عقیدت وہ دکھائینگے کہاں

سُننے والے ہی نہیں قصۂ طولانی ہجر
داستانِ شبِ فرقت کو سنائینگے کہاں

معنٔ لفظ توفی ہیں فلک پر زندہ
عربی ڈکشنری میں یہ بتائینگے کہاں

حُسن پر غازۂ تقویٰ نہ ہو کس کام کا حُسن
ہم سے جاں بازا سے دھیان میں لائینگے کہاں

قادیاں رہتے ہیں اکملؔ کہ یہ ہم جانتے ہیں
دینِ اسلام کہیں اور سکھائیں گے کہاں

اخبار احمدیہ

تقرر امیر مولوی عبدالسلام صاحب کو جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے یکم اگست سنہ ۲۹ء سے ۳۰؍ اپریل سنہ ۳۲ء تک کے لئے مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔

ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ

ضرورت محمود آباد سٹلمنٹ ضلع ملتان کو ایسے ایک ٹرینڈ اُستاد کی ضرورت ہے جسکی بیوی بھی تین جماعتوں تک لڑکیوں کو تعلیم دے سکے ÷

محمد صادق عفی عنہ ناظر امور خارجہ

قبول اسلام ۲۶/۷/۲۹ کو مسجد گوگیرہ میں خاکسار کے ہاتھ پر ایک اچھوت مسلمان ہوا۔ جس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ احباب استقامت کے لئے دُعا فرماویں ÷ خاکسار سید محمد حسین زیدی سیکرٹری تبلیغ

درخواست دعا مجھے سلسلۂ ملازمت میں چند تکالیف درپیش ہیں جمیع احباب دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

محمد فضل عفی عنہ از راولپنڈی ÷

(۲) میری ترقی کے کاغذات تا حال ایجنٹ صاحب ریلوے کے پاس ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے لئے ترقی کے راستے کھولدے۔ خاکسار غلام محمد اختر احمدی سرینگر ÷

(۳) بندہ کئی ماہ سے سخت مشکلات میں پھنسا ہوا ہے جمیع احباب سے ملتجی ہوں کہ میرے لئے دردِ دل سے دُعا فرماویں ÷

خاکسار حکیم محمد یونس احمدی علاقہ بمبئی ÷

(۴) ناچیز کی ہمشیرہ عرصہ چار ماہ سے سخت علیل ہے بظاہر کوئی صورت افاقہ کی نظر نہیں آتی۔ جملہ احمدی احباب مریضہ کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دُعا فرماویں ÷ محمد نظام الدین احمدی

اعلان نکاح مولوی عبدالغفور صاحب سانٹ انسپکٹر سانبھر کی صاحبزادی امۃ العزیز کا نکاح رشید احمد صاحب قریشی بی۔ ایس۔ سی۔ ولد منشی فیاض علی صاحب آف سراوہ (میرٹھ) سے مورخہ ۲/۸/۲۹ کی شب کو پندرہ سو روپیہ مہر پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بمقام سانبھر پڑھا اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار عبدالمجید سکرٹری تبلیغ۔ نئی دہلی ÷

دعائے مغفرت میرا بچہ عظمت اللہ خاں عمر تقریباً ۱/۲ ۷ سال ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء کو انتقال کر گیا۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں

عنایت اللہ خان ڈرافسمین الہ آباد ÷

(۲) ایک مخلص احمدی بھائی جن کا نام اے۔ کے۔ ایم پیر محمد صاحب چولیا۔ چولیاں کڈی ضلع رامناد مرحوم علاقہ مدراس کے رہنے والے تھے۔ اور بیوپار کے لئے رنگون آئے ہوئے تھے ۲۷/۷/۲۹ کو ۱/۲ ۱۰ بجے انتقال کر گئے غریب الوطنی میں فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم اپنی قوم میں تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اور انکے پاس ایک کرتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بھی تھا۔ جس کا ذکر بہت محبت اور اخلاص سے ہمیشہ کرتے رہتے۔ عرصہ ۱۵ سال سے احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں ÷

خاکسار سید محمد لطیف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

86

نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان - مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری دنیا پر عموماً اور اہل ہند پر خصوصاً جو احسانات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے نہایت پاکیزہ۔ بے حد موثر اور بہت دلکش علم کلام چھوڑا ہے۔ عناد اور تعصب کی وجہ سے کلام پر اعتراض کرنے کے لئے تو مولوی ثناء اللہ کے سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جن کے طرز کلام کو علمی حلقوں میں کچھ مقبولیت حاصل ہونا تو الگ رہا۔ جو چند سطور بھی ایسی نہیں لکھ سکتے۔ جن میں کوئی خصوصیت سمجھی جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو علم کلام پیش کیا ہے اس سے سخت سے سخت مخالف بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اظہار مطلب کے لئے اسے بہترین سمجھ رہے ہیں ٭

آج کل کئی اچھے اچھے تعلیم یافتہ لوگ جب اسلام کے متعلق قلم اٹھاتے ہیں۔ تو ان کی تحریروں میں سب سے پُر زور اور سب سے موثر فقرات وہ ہوتے ہیں۔ جن میں "زندہ مذہب" "زندہ کتاب" اور "زندہ نبی" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مگر جانتے ہو۔ سب سے پہلے یہ الفاظ کس نے استعمال کئے۔ یہ اسی وجود باجود کے علم کلام کے بحر ناپیدا کنار کا ایک قطرہ ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ نے "سلطان القلم" بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اور جس نے بہانگ بلند کہا:۔ ع

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

ان محاورات کی حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ انہیں سوائے اس انسان کے کوئی ایجاد کر ہی نہیں سکتا تھا۔ جو ذاتی طور پر ان کے مفہوم سے واقفیت نہ رکھتا۔ اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی حاصل تھی۔ اس لئے آپ نے نہایت مختصر الفاظ میں بہت بڑی حقیقت بیان فرما دی۔ اور اس طرح دوسروں کے لئے موقعہ بہم پہنچا دیا۔ کہ نہ صرف اسلام کی صداقت کا ان جامع الفاظ میں اظہار کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس حقیقت پر خود بھی مطلع ہونا چاہیئے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ اسلام کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے وقت یہ الفاظ استعمال کرنے لگ گیا ہے۔ لیکن مکمل خوشی اس وقت ہو گی۔ جب ان الفاظ کی حقیقت تک لوگوں کو رسائی ہو جائیگی۔ یہ الفاظ نہ صرف ان کے قلم یا زبان سے نکلیں گے۔ بلکہ ان کے قلوب میں پیوست ہو جائیں گے۔

یہ تو ان الفاظ کا ذکر ہے۔ جو خاص طور پر اسلام سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہیں مسلمان اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام اس قدر مقبول ہو رہا ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ بھی اسے اختیار کر رہے ہیں ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف ہے۔ جس کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ "میں نے کشفی رنگ میں دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا"۔ اسپر جاہل اور متعصب لوگوں نے بڑے اعتراض کئے۔ حتّٰی کہ نادان مولویوں نے کہدیا۔ یہ خدائی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا مطلب بالکل صاف اور واضح تھا۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ آپ کے ذریعہ بہت بڑی تبدیلی پیدا کریگا۔ جو زمینی اور آسمانی رنگ کی ہو گی۔ اس مفہوم کو نہایت مختصر اور جامع الفاظ میں ادا کیا گیا تھا۔ مگر اس وقت نہ سمجھا گیا۔ اور اب بھی ممکن ہے۔ مولویوں کے لئے عناد اور تعصب اس کے سمجھنے میں حائل ہو۔ لیکن یہ محاورہ عام طور پر استعمال ہونے لگ گیا ہے۔ چنانچہ مہاشہ کرشن نے ۲۷ر جولائی کو بحیثیت پردھان آریہ ویدک سمیلن دینا نگر جو "بھاشن" پڑھا۔ اور جو ۲۸ر جولائی کے پرکاش میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک عنوان "نئی زمین اور نیا آسمان" رکھ کر یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ بانی آریہ سماج نے کیا تغیر پیدا کیا ٭

ہمیں اس وقت اس سے غرض نہیں۔ کہ بانی آریہ سماج نے کوئی تغیر پیدا کیا۔ یا نہیں۔ اور اگر کیا۔ تو وہ کیسا تغیر ہے۔ اور اسپر "نئی زمین اور نیا آسمان" کے الفاظ اطلاق پا سکتے ہیں یا نہیں۔ گو ہم یہ کہنے سے نہیں رہ سکتے۔ کہ اگر بانی آریہ سماج نے کوئی تغیر پیدا کیا۔ تو وہ محض زمینی تھا۔ آسمان سے اسے کوئی تعلق نہ تھا۔ نہ بانی آریہ سماج نے آسمانی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور نہ آسمان سے اسے کوئی تعلق تھا۔ اس لئے "نیا آسمان" کا کہنا اس کے متعلق استعمال کرنا بے ہودگی ہے ٭

ہم اس وقت جو کچھ دکھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ایک فقرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمایا۔ اور جس کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے قابل اعتراض قرار دیا گیا۔ اسے اپنے مفہوم اور معانی کے لحاظ سے اس قدر بلیغ سمجھا جا رہا ہے۔ کہ آریہ بھی استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ اور یہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو علم کلام ایجاد کیا ہے۔ وہ دنیا پر مسلط ہو رہا ہے۔ اور مخالف بھی اسے استعمال کر رہے ہیں ٭

کمسن ہندو لڑکیوں کی شادی بوڑھوں سے

آجکل ہندوؤں میں کمسن اور نوجوان لڑکیوں کی شادی بوڑھوں اور عمر رسیدہ مردوں کے ساتھ کرنے کے خلاف بہت شور برپا ہے۔ کئی مقامات پر اس قسم کی شادیوں کو مختلف طریقوں سے روکنے کی کوشش کی گئی۔ حتّٰی کہ سرکاری عدالتوں سے بھی اس بارے میں مدد لی جا رہی ہے۔ لیکن یہ معلوم ہو کر حیرت ہو گی۔ کہ اس قسم کی شادیوں پر ہندو دھرم نے خاص طور پر زور دیا ہے۔ اور انکی بڑی فضیلت بتائی ہے۔ چنانچہ اخبار "کرم ویر" (۳۰ر جولائی) اسی قسم کی ایک شادی کا ذکر کرتے ہوئے جس کے متعلق لڑکی کے والد نے "جب بی زبان سے اعتراض کیا۔ کہ گنڈا مل ستر ابہترا ہے"۔ تو پنڈت نے شاستر کھولکر اس کے آگے رکھدیا۔ کہ یہ دیکھو کیا لکھا ہے"۔ اس میں لکھا تھا "جو شخص کہ بڈھے کو اپنی لڑکی دیگا۔ اسے گنگا مائی میں ایک کروڑ بار اشنان کرنے کا پھل ملیگا۔ اسکی لڑکی سیدھی سورگ میں جائیگی"۔ شاستروں میں یہ حکم ہوتے ہوئے ایسی شادیوں کے خلاف نہ صرف آواز اٹھانا بلکہ ان میں روکاوٹیں پیدا کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندو اپنے شاستروں میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں ٭

آریہ سماجیوں پر جماعت احمدیہ کا رُعب

آریہ صاحبان بھی عجیب مٹی کے بنے ہوئے ہیں جب اپنی بڑائی کا دعویٰ پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہماری جماعت کا ذکر نہایت حقارت سے کرتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ہماری کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لیکن جب عملی میدان کی طرف دیکھتے اور اپنے گریبان میں جھانکتے ہیں۔ تو انہیں اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ جماعت احمدیہ سے انہیں کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ اور وہ اس بات کے محتاج ہیں کہ "قادیانیوں سے سبق لیں"۔

اخبار "آریہ ویر" نے اپنے ۳۱ر جولائی کے پرچہ میں ہمیں "دو کوڑی کے احمدی" بتایا ہے۔ لیکن ۲۸ر جولائی کے "پرکاش" نے جس کا دعویٰ ہے کہ "پرانا اور پربھاو شالی آریہ سماجک پرچہ صرف پرکاش ہے"۔ آریوں کو "قادیانیوں سے سبق لو" کے عنوان سے مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"دھرم پرچار کے لئے پریس کی اہمیت کا احساس بھارتیوں کو سب سے پہلے آریہ سماج نے کرایا۔ لیکن آج اس احساس سے کوئی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ تو وہ احمدی اور ان میں سے بھی قادیانی ہیں۔ قادیان ضلع گورداسپور کے ضلع میں ایک دور افتادہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اور وہاں سے قادیانیوں کے نصف درجن کے قریب اخبارات نکلتے ہیں۔ اور سب کامیابی سے چل رہے ہیں لیکن آریہ سماج کے پریس کا کیا حال ہے ...... اپنے پریس سے آریہ سماج جو سلوک کر رہا ہے۔ وہ زندہ سماجوں کی شان کے شایان نہیں۔ آریہ سماجیوں کو قادیانیوں سے سبق لینا چاہیئے"۔

یہ تو صاف بات ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کے مال و دولت سے ہماری جماعت کی مالی حالت کچھ نسبت نہیں رکھتی۔ لیکن دین کی خدمت کے لئے ہماری جماعت جس ایثار اور قربانی کا ثبوت دے رہی ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ اور آریہ سماج کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ اور باوجود اس کے اعتراف ہے۔ کہ وہ اپنا سب سے زبردست مخالف جماعت احمدیہ کو قرار دیتی ہے ٭

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی ذرہ نوازی ہے۔ کہ اسلام

کے بدترین دشمن آریہ سماجیوں کو بھی جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں اور دینی خدمات کا اقرار ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو ہم سے سبق حاصل کرنے کے محتاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دنیوی ساز و سامان کے لحاظ سے وہ بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل کی خاص طور پر قدر کریں۔ جو اس نے مخالفین اسلام کے قلوب میں ہمارا رعب پیدا کرنے کے متعلق کیا ہے۔ جس کی یہی صورت ہے۔ کہ ہم اپنی سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ کرتے جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے دریغ نہ کریں ؛

جماعت احمدیہ اور سیاسی معاملات

ناظر صاحب امور خارجہ کیطرف سے مسٹر ویجووڈ بین کو انکے وزیر ہند مقرر ہونے پر مبارکباد کا جو تار ارسال کیا گیا۔ اسمیں مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی نگہداشت کیلئے استدعا بھی کیگئی تھی۔ آریہ اخبار "پرکاش" (۴ اگست) اس کا ذکر کرتا ہؤا لکھتا ہے:-

"قادیانی گورنمنٹ کے اس تار مبارکباد پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قادیانی تحریک مذہبی تحریک ہے۔ یا خالص سیاسی۔"

"پرکاش" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔ جس نے اپنے پیروؤں کو زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل ہدایات دیں۔ اور انکی پوری پوری راہنمائی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے رو سے "سیاست" مذہب سے باہر نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی انسانی زندگی کا ایک ضروری پہلو ہے۔ پس جماعت احمدیہ کا سیاست میں حصہ لینا اور اپنے سیاسی حقوق کی نگہداشت کے لئے کوشش کرنا اسکی مذہبی پوزیشن پر کسی قسم کا حرف نہیں لاتا۔ بلکہ اس کے ایک ضروری فرض کے احساس کا ثبوت ہے ؛

رہی یہ بات کہ ہم نے نئے وزیر ہند کو ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے حقوق کیطرف کیوں توجہ دلائی۔ اور کیوں صرف جماعت احمدیہ کے حقوق کیطرف متوجہ نہ کیا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے سیاسی حقوق علیحدہ علیحدہ نہیں۔ بلکہ ایک ہی ہیں۔ اور چونکہ عام مسلمانوں کے سیاسی حقوق کو نقصان پہنچنے کا اثر لازمی طور پر ہماری جماعت پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ نقصان سے سارے مسلمانوں کو بچائیں ؛

آریہ اور دیگر متعصب ہندو ہماری جماعت پر اس قسم کے اعتراض محض اس وجہ سے کرتے ہیں۔ کہ انہیں مسلمانوں کا سیاسی معاملات میں اتحاد گوارا نہیں اور گوارا ہو بھی کس طرح۔ جبکہ ان کا اپنا فائدہ مسلمانوں کے متحد نہ ہونے میں ہے۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ مسلمان متفقہ طور پر اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پر زور آواز اٹھائیں۔ اس لئے وہ ہر طرح پھوٹ ڈالنے اور ایک دوسرے کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور خاصکر جماعت احمدیہ کے خلاف اس لئے زور لگاتے ہیں کہ انہیں خوب اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے جس طرح جماعت احمدیہ خالص مذہبی میدان میں انہیں شکست فاش دے چکی ہے۔ اسی طرح سیاسی میدان میں بھی انکی تمام چالوں کو ناکام بنا کر رکھ دیگی ؛

آریہ صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ آپس کے اتحاد و اتفاق کی قدر و قیمت کو خوب اچھی طرح سمجھنے لگ گیا ہے اور اسکی نگاہ میں جماعت احمدیہ کی مخلصانہ خدمات بھی خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

اشارات

مذبح بھینی متصل قادیان کے انہدام کے متعلق ہندو اخبارات میں نہایت عجیب و غریب بیانات شائع ہوئے ہیں جنہیں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ صحافت اور اخبار نویسی ایسا شریف پیشہ اختیار کرنے کے باوجود جھوٹ ایسی نجاست پر اس طرح بے تحاشا منہ مارتے ہوئے ان لوگوں کو کیوں شرم محسوس نہیں ہوتی ؛

ملاپ کے ہمہ دان اور فضیلت مآب مدیر قادیان کے ہندوؤں اور سکھوں کے پروٹسٹ کے باوجود مذبح کی تعمیر کا ذکر نہایت دردناک الفاظ میں کرنیکے بعد لکھتے ہیں:-

"اب دفعتہً قادیان میں اس خبر سے سنسنی پھیل گئی کہ بوچڑ خانہ کو مسمار کر دیا گیا ہے۔ جو پولیس بوچڑ خانہ کی حفاظت کر رہی تھی وہ پاس کھڑی رہی اور مسمار کرنیوالے بغیر کسی رکاوٹ کے بوچڑ خانہ کو مسمار کرتے رہے اور مکمل کام ختم کرنیکے بعد جدھر سے آئے تھے۔ ادھر ہی چلے گئے"۔..... اور اس سے اگلی سطر میں تحریر ہے۔ کہ

"احمدیہ انجمن نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ بوچڑ خانہ سکھوں نے مسمار کر دیا ہے" (۱۳ اگست)

ان سطور کو پڑھیئے اور ہندوستان کی بدنصیبی پر ماتم کیجئے۔ جہاں ایسے لوگ بھی اخبار نویسی کر رہے ہیں جنہیں بات تک کرنیکا شعور نہیں مدیر ملاپ سے بھلا کوئی پوچھے۔ کہ جب یہ سب شرارت پولیس کی موجودگی میں ہوئی۔ تو "احمدیہ انجمن" کو یہ "مشہور" کرنیکی ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ "بوچڑ خانہ سکھوں نے مسمار کر دیا ہے"۔ کیا پولیس کو نظر نہ آرہا تھا کہ یہ شریر اور مفسد لوگ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پھر اگر سکھوں یا ہندوؤں نے نہیں گرایا۔ تو کیا خود مسلمان آکر گرا گئے ہیں لیکن یہ تو عقل و فہم کی باتیں ہیں۔ اور ملاپ ایسی وضع و قماش کے لوگوں کو ان سے کیا سروکار ؛

۱۳ اگست کے پرچہ میں "احمدیہ انجمن" پر یہ "مشہور" کرنیکا الزام لگانیوالے مہاشہ ملاپ ۱۵ اگست کے پرچہ میں لکھتے ہیں:-

"چند سکھ اور ہندو بوچڑ خانہ کی طرف گئے۔ اور انہوں نے پولیس کی موجودگی میں ہی اس گنگاہ گاہ کو مسمار کر دیا"

مدیر ملاپ خود ہی انصاف سے بتائیں۔ کہ ایسی ایسی بے سروپا اور بہکی بہکی باتیں کرنے والوں کے لئے موزون جگہ کونسی ہے۔ کرسئی ادارت یا...... (خود ہی سمجھ جائیں)

اور سنیئے ارشاد ہوتا ہے:-

"قادیان میں غیر مسلم اکثریت کے پروٹسٹ کی پروانہ کرتے ہوئے حکام نے ایک بوچڑ خانہ کی قائمی کی منظوری دیدی"۔ (۱۴ اگست)

واللہ۔ ہمیں تو حکومت کی ناقدر شناسی پر افسوس آرہا ہے جس نے

مدیر ملاپ ایسے علم التواریخ کے سکالر کی جسے "قادیان میں غیر مسلم اکثریت" نظر آرہی ہے۔ خدمات سے ابھی تک فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہماری رائے میں تو آپ اس قابل ہیں۔ کہ آپ کو ہندوستان کے محکمہ مردم شماری کا افسر اعلےٰ بنا دیا جائے۔ اس طرح ایک تو آپ کو بھی تکمپ پُری کے لئے طرح طرح کے جھوٹ تصنیف کرنے کی ذلت برداشت نہ کرنی پڑے گی۔ اور دوسرے اخبار نویسی کو بھی آپ کے وجود سے نجات مل جائے گی ؛

ان سب فسانہ طرازیوں میں ملاپ نے ایک بات نہایت مزے کی لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:-

"بزدل احمدی اپنے بہشتی مقبرہ پر چڑھ کر سارا نظارہ دیکھتے رہے پولیس والوں نے انہیں کہا کہ ہمیں آدمی دو تاکہ بوچڑ خانہ کی حفاظت کیجائے لیکن اپنے مقبرہ سے نیچے نہ اترے۔ ہاں جب انہوں نے دیکھا۔ کہ مسمار کرنے والے چلے گئے ہیں۔ تو انہوں نے بھی اپنی ایک فوج تیار کی۔ اور مسمار شدہ بوچڑ خانہ کی طرف روانہ ہونے لگے۔ لیکن اب انہیں پولیس نے روک دیا"

"بزدل" کا لفظ ایک ہندو کے منہ سے بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے اور جائے شکر ہے کہ صدیوں تک ہماری غلامی میں رہنے والوں میں اتنی غیرت تو پیدا ہوئی۔ کہ وہ اتنا جاننے لگے۔ کہ بزدلی بھی دنیا میں کوئی چیز ہے ؛

مدیر ملاپ یہ سطور شائع کرنے سے پہلے اگر کسی پڑھے لکھے انسان سے دریافت کر لیتا۔ کہ "بہشتی مقبرہ" کیا چیز ہے تو یوں انکی پردہ دری نہ ہوتی لے حضرت بہشتی مقبرہ کسی قلعہ یا مینار کا نام نہیں۔ بلکہ یہ قبرستان ہے جس کے اوپر چڑھنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ نیز مذبح ایک سرکاری عمارت تھی جسکی حفاظت کے لئے سرکار کیطرف سے پولیس وہاں متعین تھی۔ احمدیوں کا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ کہ وہ بمصداق "آبیل مجھے مار" خواہ مخواہ اس کی چوکیداری کرتے۔ پولیس والوں نے ہرگز ان سے مدد کی درخواست نہیں کی۔ بلکہ حملہ سے قبل چند ایک احمدی جب وہاں گئے۔ تو سب انسپکٹر نے انہیں فوراً واپس ہو جانے کا حکم دیا۔ اسلئے وہ واپس آگئے ؛

مذبح مسمار ہونیکے بعد جب انہیں افواہاً معلوم ہؤا۔ کہ شوریدہ سر سکھوں اور ہندوؤں کا ارادہ قادیان کیطرف آنیکا ہے۔ تو چند ایک احمدی حفاظت خود اختیاری کے خیال سے جمع ہو گئے۔ نہ ان کا ارادہ مقابلہ کیلئے جانے کا تھا۔ اور نہ کسی نے انکو روکا۔ وہ اپنی حفاظت کیلئے جمع ہوئے تھے اور اگر مفسدین قادیان کا رخ کرتے۔ تو انہیں چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔ اور شجاعت و بہادری کے بڑے بڑے مدعی خدا تعالیٰ کے فضل سے روئی کے گالوں کیطرح فضائے آسمانی میں اڑتے نظر آتے ؛

احمدی بے شک امن پسند ہیں اور وہ شر و فساد سے ملکی فضا کو مکدر کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ بے غیرت ہیں وہ ایک خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے سوا کسی سے نہیں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ کے حقائق و معارف

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء بمقام سرینگر

(نوشتہ مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

بعد تشہد و تعوذ و تلاوت سورہ فاتحہ کے فرمایا:-

قرآن صغیر

سورہ فاتحہ گو ایک نہایت ہی مختصر سورۃ ہے۔ جو صرف سات آیتوں پر مشتمل ہے۔ اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں عام مطالب بیان کئے گئے ہیں۔ اور خاص مضامین کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ عطا فرمائی ہے۔ جنہیں معارف کے پہچاننے کی طاقت بخشی ہے۔ اور جنہیں باریکیوں کو دیکھنے کی نظر دی ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان سادہ اور سات آیتوں میں عام و خاص سب مضامین درج کر دئیے گئے ہیں۔ اسی واسطے قرآن کریم کو سورۃ فاتحہ کے مقابلہ میں قرآن عظیم قرار دیا ہے۔ اس طرح سورۃ فاتحہ قرآن صغیر ٹھیری۔ اور قرآن کے سارے مطالب کی حامل ہوئی۔ جیسے انسان عموماً ۵-۵½-۶ فٹ لمبا ہوتا ہے۔ مگر جب کیمرے کے ذریعہ تصویر لی جاتی ہے۔ تو چھوٹی سی تصویر میں سب کچھ آجاتا ہے۔ حتیٰ کہ مسامات تک تصویر میں آجاتے ہیں۔ مگر یہ آتشی شیشہ کے اور بغیر غور سے دیکھنے کے نظر نہیں آتے۔ اسی طرح جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے باریک حقائق و معارف دیکھنے کی طاقت دی ہے۔ وہ سورہ فاتحہ میں تمام قرآن کے معارف دیکھ سکتے ہیں؛

سورہ فاتحہ میں مطالب قرآن رکھنے کی وجہ

ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ سارے قرآن کو انسان جلدی نہیں پڑھ سکتا۔ جلد سے جلد ایک دن میں ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس طرح مطالب کی طرف توجہ نہیں کی جا سکتی۔ اسی لئے احادیث میں ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ کم از کم تین دن میں یا سات دن میں پڑھنا پسندیدہ ہے۔ پس گو ایک شخص ایک ہی دن میں سارے قرآن کو ختم کر سکتا تھا۔ مگر اس سے منع فرما کر یہ کر دیا ہے۔ کہ سورہ فاتحہ میں قرآن کریم کے سب مضامین اجمالاً بیان کر دئے۔ تاکہ جو شخص قرآن کو پڑھکر اس کے مضامین سے آگاہی حاصل کرنا چاہے۔ وہ سورہ فاتحہ کو پڑھ کر مجملاً اس کے مضامین سے واقف ہو جائے۔ اور اس طرح اس کی خواہش پوری ہو جائے؛

بچپن کا ایک خواب

بچپن کا ایک خواب مجھے اب تک یاد ہے۔ اس میں میں نے ایک ٹن کی آواز سنی۔ جیسے کٹورے پر کوئی چیز مارنے سے آواز نکلتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وحی کی آواز کو صلصلۃ الجرس (گھنٹی کی آواز) کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ یعنی جب وحی ہونے لگتی۔ تو پہلے گھنٹی کی آواز معلوم دیتی۔ پھر اس میں سے کلام پیدا ہونا شروع ہو جاتا۔ میں نے دیکھا وہ ٹن کی آواز پھیلنے لگی۔ حتےٰ کہ مجسم ہو کر ایک میدان بن گیا۔ تب اس میں ایک چیز نظر آنے لگی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے اعضاء کان آنکھ وغیرہ بن گئے۔ اور وہ تصویر سی ہو گئی۔ پھر میں نے سمجھا یہ فرشتہ ہے۔ اور اس میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کیا میں تمہیں سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا۔ سورہ فاتحہ کی تفسیریں تو بہت لکھی گئی ہیں۔ اس نے جواب میں کہا۔ جس قدر مفسروں نے تفسیریں لکھی ہیں۔ وہ اھدنا الصراط المستقیم تک ہے۔ ہیں آگے نہیں بڑھے۔ اگرچہ مفسرین نے اگلے حصے کی بھی تفسیریں لکھی ہیں بلکہ سارے قرآن کی تفسیریں لکھی ہیں۔ مگر اس وقت میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔ کہ واقعی مفسرین نے اس آیت سے آگے تفسیریں نہیں لکھیں تب اس فرشتہ نے مجھے سورہ فاتحہ کی کئی تفسیریں سکھائیں۔ صبح ہونے تک ان میں سے صرف ایک تفسیر مجھے یاد رہی۔ مگر وہ بھی بعد میں بھول گئی۔ یہ خواب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کو سنایا۔ تو آپ نے پیار سے فرمایا۔ میاں فرشتہ کی بتائی ہوئی ایک تفسیر تو یاد رکھتے۔ اس کے بعد جب کبھی میں نے سورہ فاتحہ کی تفسیر کی نئے سے نئے مضامین سوجھے۔ خواب میں جو یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ پہلے مفسرین صرف اھدنا الصراط المستقیم تک پہونچے ہیں۔ آگے نہیں۔ اس پر جب میں نے غور کیا۔ تو معلوم ہوا۔ اگلے حصے کی تفسیر بیان کرنا خدا ہی کا فعل ہے۔ کیونکہ انعام۔ غضب۔ ضلالت کی حقیقی کیفیات خدا تعالیٰ ہی بیان کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان مقامات پر پہنچے ہوئے سالک کا درجہ دوسرے کو معلوم نہیں ہوتا۔ سید عبد القادر صاحب جیلانی فرماتے ہیں۔ کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے۔ کہ سالک کے تعلقات خدا تعالیٰ سے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ استاد نہیں جانتا۔ شاگرد کا کیا مرتبہ ہے۔ اور شاگرد نہیں جانتا استاد کا کیا مرتبہ ہے؛

بے نظیر تفسیر

بچپن ہی میں میں امرتسر گیا۔ وہاں خالصہ کالج کے طلباء سے جو بہت مضبوط تھے۔ اور ہمیشہ کھیل میں جیتتے تھے۔ ہمارے سکول کے لڑکے کھیلنے گئے۔ اسی میچ کی تقریب پر میں گیا جب مقابلہ ہوا۔ تو ہمارے سکول کے لڑکے جیت گئے۔ وہ ہماری جماعت کے ابتدائی ایام تھے۔ اور ان دنوں احمدیوں کے خلاف خوب کفر کے فتوے لگائے جاتے تھے۔ مگر اس میچ میں ہمارے لڑکوں کی جیت پر مسلمان کفر کے فتوے بھول گئے۔ اور اس خوشی میں ہمیں ٹی پارٹی دی۔ اور اس موقعہ پر مجھ سے درخواست کی۔ کہ کچھ بیان کروں۔ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ مگر کوئی بات ذہن میں نہ تھی۔ اس لئے پسینہ پسینہ ہو گیا۔ میں نے خیال کیا۔ اپنے ساتھیوں کو میں اپنی رویا کئی بار سنا چکا ہوں۔ آج اگر میں نے انہیں نئی تفسیر نہ سنائی۔ تو یہ کیا کہینگے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے جو تفسیر سجھائی۔ وہ تیرہ سو سال میں کسی کو نہیں سوجھی۔ گو شریعت اسلامیہ اب دنیا کے قیام تک بدل نہیں سکتی۔ کسی نبی اور ولی کی طاقت نہیں۔ کہ قرآن کریم کی ایک زیر کی جگہ زبر کر دے۔ تاہم قرآن کریم چونکہ ہر زمانے کے لئے ہے۔ اس لئے اس کے حقائق و معارف ہمیشہ خدا تعالیٰ کے بندوں پر کھلتے رہیں گے۔ اور جب تک دنیا قائم ہے۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا؛

یہودی یا عیسائی نہ بننے کی دُعاء

وہ تفسیر جو مجھے اس وقت سجھائی گئی۔ اور جسے میں نے اس وقت بیان کیا۔ یہ تھی۔ کہ سورۃ فاتحہ میں غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین کی دعا سکھائی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ ہم یہودی یا عیسائی نہ بن جائیں۔ اس دعا کا مقصد و مدعا کیا ہے۔ سورۃ فاتحہ دو دفعہ نازل ہوئی ہے۔ پہلی دفعہ مکہ میں اور دوسری دفعہ مدینہ میں۔ مکہ میں مشرکین رہتے تھے۔ ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ وغیرہ اور انہی سے مقابلہ ہوا۔ یہود و نصاریٰ نہ مکہ میں تھے۔ اور نہ ان سے مقابلہ ہوا۔ مدینہ میں جا کر یہود سے مقابلہ رہا۔ نصاریٰ سے صرف دو سال قبل وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقابلہ ہوا۔ ایسی صورت میں کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ وہ سورۃ جو مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں یہ دعا تو سکھلائی کہ ہم یہودی یا نصاریٰ نہ بن جائیں۔ جنکا وہاں نام و نشان بھی نہ پایا جاتا تھا اور یہ دعا نہ سکھلائی۔ کہ ہم مشرک نہ ہو جائیں۔ وہ لوگ جو ہر وقت مسلمانوں کے سامنے شرک کے گند میں تلطخ رہتے تھے۔ ہر وقت ان کے درپے آزار رہتے۔ طرح طرح کے مظالم ان پر ڈھاتے۔ دکھ پر دکھ پہنچاتے۔ قیاس تو چاہتا ہے۔ اس وقت یہ دعا سکھائی جاتی۔ کہ ہم مشرک نہ ہو جائیں۔ مگر جو دعا سکھائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم یہود یا نصاریٰ نہ ہو جائیں؛

عظیم الشان پیشگوئی

اس میں خدا تعالیٰ کی کیا حکمت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ابتدائی ایام میں اپنے رسول کی معرفت پیشگوئی فرمادی تھی۔ کہ مشرکوں کے بُت خانے بالکل مٹ جائینگے۔ اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہیگا یہ بات اس وقت ظاہر فرمائی۔ جبکہ مشرکوں کا بت خانہ تھا۔ ان کے بت خانے بتوں سے بھرے پڑے تھے۔ اور بظاہر کوئی صورت نہ تھی جس سے سمجھا جائے کہ یہ دُنیا سے مٹ جائینگے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی معرفت یہ منادی کرادی

یہی وجہ تھی۔ کہ سورہ فاتحہ میں مشرک نہ بننے کی دعا نہ سکھلائی گئی۔ کیونکہ شرک کا وجود تو خطہ عرب سے مٹ جانا تھا۔ ہاں یہ دعا سکھلائی۔ کہ ہم یہود ونصاریٰ نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ان قوموں نے دنیا میں ترقی کرنی تھی اور بہتوں نے ان کی وجہ سے گمراہی میں پڑنا تھا۔ یہود کو ہلاک کرنے کے لئے کوششیں بھی کی گئیں۔ مگر یہ قوم پھر بھی موجود ہے۔ اور اتنی مالدار ہے کہ تمام حکومتیں اس کی مقروض رہتی ہیں۔ انگریز بھی اس کے مقروض ہیں روس بھی اس کا مقروض ہے۔ اور باوجود اس کے تمام اس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جب کبھی اس کا ذکر آئے گا۔ تو حقارت کا اظہار کیا جائیگا اور جب اس کی وجہ پوچھی جائے۔ تو کہینگے۔ یہودیوں نے ہمارے ملک کو مقروض بنا رکھا۔ اور نصاریٰ کی ترقی تو سب پر ظاہر ہی ہے ؎

اتمام حجت

غرض یہ سورۃ فاتحہ بظاہر مختصر سورۃ ہے۔ مگر اس میں مسلمانوں پر اتمام حجت کر دی گئی ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اس کے مضامین سے ناواقف رہا۔ کیونکہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نماز میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ نہ پڑھنے والے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اُس کی نماز پورے طور پر نہیں ہوتی اور اس کا یاد کرنا ایسا آسان ہے۔ کہ ایک معمولی سے معمولی سمجھ کا انسان بھی آسانی سے اِسے حفظ کر سکتا ہے ؎

مذاہب باطلہ کا رد

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بظاہر سورہ فاتحہ میں خاص مضامین معلوم نہیں ہوتے۔ مگر مخفی طور پر یہ سورۃ قرآن کریم کے سب مضامین پر مشتمل ہے۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ اس چھوٹی سی سورت میں سب مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے۔ چار صفات الٰہیہ کا جو اس میں ذکر ہے۔ انھیں سے غیر مذاہب کی تردید ہوتی ہے۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ تمام سلوک کے رستوں کا ذکر اس میں کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ پہلا درجہ کونسا ہے۔ اور دُوسرا کونسا

نام کے ساتھ عمل کی ضرورۃ

ایک اور تعلیم جو اس میں مذکور ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ صرف نام رکھ لینے سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک کہ عمل بھی ساتھ نہ ہو۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم بھی یہی کہتی تھی۔ کہ ہم موسےٰ علیہ السلام کے متبع ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم بھی اپنے آپ کو ان کی طرف منسُوب کرتی تھی۔ مگر صرف نام ہی نام تھا۔ عمل نہیں تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ایک تو مغضوب علیھم میں داخل ہوئی۔ اور دوسری ضالین میں۔ مسلمانوں کی بھی آج کل یہی حالت ہے۔ کہ وہ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ عمل کچھ نہیں ہے۔ احمدیت میں داخل ہونے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ صرف احمدی کہلانا ہی کافی نہیں۔ جب تک عمل ساتھ نہ ہو۔ صرف نام رکھ لینے کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ نام کو تو ایک شخص عبدالرحمٰن کہلاتا ہے۔ مگر عملی حالت میں نہایت گندہ ہے۔ اور ساری عُمر بدکرداریوں میں گزار دیتا ہے۔ یہ شخص حقیقت میں عبدالرحمٰن نہیں بلکہ اگر اُسے عبدالشیطان کہا جائے۔ تو بجا ہوگا ؎

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ضلع شاہ پور کی ایک عورت کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ اُس نے اپنے لڑکے کا نام خان بہادر رکھا۔ اور کسی کے دریافت کرنے پر کہا۔ ہمارے رشتہ دار اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے خان بہادر کا خطاب پاتے ہیں۔ میں غریب عورت تھی۔ اتنی تعلیم دلوانے کی مجھ میں طاقت نہ تھی۔ اس لئے میں نے اپنے لڑکے کا نام خان بہادر رکھ دیا اگر دوسرے خطاب یافتہ ہو کر خان بہادر کہلائیں گے۔ تو اس کا نام ہی خان بہادر ہوگا۔ لوگ اسے بھی خان بہادر کہکر پکاریں گے ؎

شفاعت رسُول اللہؐ

پس جب تک انسان کے اندر قوت عملیہ پیدا نہ ہو۔ اُس وقت تک صرف مسلمان کہلانے سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری شفاعت کریں گے۔ مگر وُہ یہ نہیں سمجھتے۔ اگر ایسے ہی بے عمل لوگوں کی شفاعت ہوگی۔ تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ملک اور اپنے رشتہ داروں کے دشمن ہیں۔ کہ ابوجہل۔ عتبہ شیبہ وغیرہ کی شفاعت نہ کریں گے۔ اگر لفظی طور پر کہنا کافی ہو۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کے لوگ قسم کھا کر آپؐ کو کہتے تھے۔ کہ تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے مگر اللہ تعالےٰ انھیں منافق قرار دیتا ہے۔ اور منافقوں کے متعلق فرماتا ہے:۔

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار

کہ منافق آگ کے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ جو عذاب کے لحاظ سے بہت سخت ہوگا۔ تو لفظی طور پر کہنے سے تو وُہ بھی مستحق شفاعت بنتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ رحیم وکریم انسان تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لعلك باخع نفسك الا یکونوا مومنین ؎

اس صورت میں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطالب۔ ابوجہل وغیرہ سب کی شفاعت کریں گے۔ مسلمان کہلانیوالوں کے لیے ہی آپؐ کی شفاعت خاص نہ ہوگی ؎

کن کی شفاعت ہوگی

اصل بات یہ ہے۔ کہ شفاعت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرینگے مگر انہی لوگوں کی جو اُس کے مستحق ہونگے۔ نہ کہ بے عمل لوگوں کی۔ جو ساری عمر شفاعت کے بھروسے پر گند میں آلودہ رہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ آپ تو جنت میں اپنے عملوں کی وجہ سے جائینگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ میں بھی خدا کے فضل سے ہی جنت میں جاؤنگا۔ اور یہ سچی بات ہے۔ کیونکہ اگر ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو خدا کی دی ہوئی طاقتوں سے۔ اگر ہم صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ تو خدا کے دئے ہوئے مال سے۔ غرض ہمارا جو کچھ ہے۔ وُہ خدا کا دیا ہُوا ہے۔ پھر ہمارے عملوں کی کیا حقیقت ہے۔ جو کچھ ہے۔ خدا ہی کا ہے

احسان ناشناس مہمان

اگر بندہ باوجود اس کے خدا پر احسان جتائے۔ کہ میں نے یہ عمل کیا۔ وہ کیا۔ تو اس کا احسان ایسا ہی ہوگا جیسے اُس مہمان کا احسان میزبان پر تھا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس جا کر مہمان ٹھیرا میزبان نے ہر طرح سے اُس کی تواضع کی [illegible]

اور ہر قسم کے آرام کے سامان مہیا کئے۔ جب مہمان صاحب رخصت ہونے لگے۔ تو میزبان معذرت کرنے لگا۔ کہ میں آپ کی اچھی طرح خدمت نہیں کر سکا۔ اس لئے مجھے معاف فرمائیے۔ اس پر مہمان صاحب بولے یہ تمہاری معذرت، معذرت نہیں۔ بلکہ تم مجھ پر اپنا احسان جتاتے ہو مگر تمہارا مجھ پر کوئی احسان نہیں۔ میں نے تم پر بہت بڑا احسان کیا ہے میزبان بُہت شریف آدمی تھا۔ اُس نے کہا۔ بھائی میں تو پہلے ہی بوجہ اچھی طرح خدمت بجا نہ لا سکنے کے شرمندہ ہوں۔ اگر آپ مجھے اُس احسان سے آگاہ فرمائیں گے۔ تو میں اور بھی آپ کا ممنون ہونگا۔ اس پر مہمان نے کہا۔ کیا یہ کم احسان ہے۔ کہ تمہارے اس کمرے میں جس میں مجھے ٹھیرایا گیا تھا۔ ہزاروں روپیہ کا سامان پڑا ہے۔ جب تم میرے لئے کوئی چیز لانے کے لئے اندر چلے جاتے تھے۔ اس وقت اگر میں سامان کو آگ لگا کر چلا جاتا۔ تو تم میرا کیا بگاڑ سکتے تھے ؎

غرض کہ انسان ہر قسم کی قربانی کرکے بھی خدا تعالےٰ پر کوئی احسان نہیں جتا سکتا۔ جان سے بڑھ کر تو کوئی چیز نہیں لیکن اگر یہ بھی خدا تعالےٰ کے رستہ میں قربان کر دیجائے۔ تو بھی خدا تعالےٰ کا حق ادا نہیں ہو سکتا کسی نے کیا ہی سچ کہا ہے:۔ ؎

جان دی۔ دی ہُوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے۔ کہ حق ادا نہ ہُوا

اصل بات یہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی کا احسان ہوتا ہے۔ کہ انسان اس کی راہ میں کچھ کر سکتا ہے۔ ورنہ انسان کی تو یہ حالت ہے۔ کہ جو کچھ اسے کرنا چاہیئے۔ وہ بھی نہیں کرتا۔ مسلمانوں کو دیکھو۔ وہ مسلمان بننے کے لئے کرتے کراتے تو کچھ نہیں۔ مگر مسلمان کے مسلمان ہیں۔ مسلمانی میں مجال ہے۔ جو ذرا فرق آجائے۔ اس صورت میں اگر کوئی احسان جتائے۔ تو اس سے بڑھکر بے وقوفی کیا ہوگی۔ اگر ہم جو کچھ کر سکتے ہیں۔ وُہ سب کچھ کریں۔ تب بھی احسان جتانے کے قابل نہیں۔ پھر نہ کرنے کی صورت میں کس طرح احسان جتا سکتے ہیں ؎

نام کے نہیں کام کے مُسلمان

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

میں مسلمانوں کو یہ دُعا سکھائی گئی ہے۔ کہ کہو۔ اے خدا ہمیں صرف نام کے مسلمان نہ بنا۔ بلکہ کام کے مسلمان بنا۔ جن پر تیرے انعام واکرام ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر میں نے عہد کیا تھا۔ یا اللہ اگر ساری دنیا بھی تیرے مسیح موعودؑ سے منہ موڑ لے۔ تو بھی میں نہ موڑونگا اور ضرور مسیح موعودؑ کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت کرونگا۔ جب ہم ایک انسان سے ایسا اقرار کر سکتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیوں ایسا اقرار نہیں کر سکتے۔ کہ یا اللہ اگر تمام دُنیا بھی تجھے چھوڑ دے۔ مگر ہم تجھے کبھی نہ چھوڑیں گے ؎

الغرض نام کے مسلمان ہونا کچھ مفید نہیں۔ کوئی زمانہ تھا۔ یہود اور نصاریٰ بوجہ تعلق باللہ معزز تھے۔ خدا کے پیارے سمجھے جاتے تھے۔ [illegible] فخر کیا کرتے تھے۔ مگر آج وہی الفاظ گالی بنے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ کام کے نہیں۔ صرف نام کے رہ گئے ہیں ؎

پس اھدنا الصراط المستقیم میں یہ [illegible]

اے خدا ہمیں کام کے مسلمان بنا [illegible]

[illegible]

مولوی محمد علی صاحب کی غلط بیانی کا ثبوت انکے اپنے ساتھیو افعال سے

غیر مبایعین کا مقصد

ہمارا دعویٰ ہے۔ اور ہم بدلائل و براہین اسے پایۂ ثبوت تک پہنچا سکتے ہیں۔ کہ غیر مبایعین کا حقیقی مشن۔ اُن کا اوّلین مقصد اور منتہائے نظر محض حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی مخالفت و عداوت ہے۔ انہیں خدائے بزرگ و برتر کی توحید کے قیام سے غرض نہیں۔ نہ ہی سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کے قائم کرنے اور حضرت حجتہ اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو اکناف عالم میں پہنچانے سے کوئی سروکار ہے۔ ہاں ان کا مدعا و مقصود خداتعالےٰ کے فرستادہ کی پاک و مطہر ذریت جو خداتعالےٰ نے اپنی خاص بشارت سے اسے عطا فرمائی۔ اور جو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت تھی۔ اُسپر زبان طعن و تشنیع کھولنا اور بیجا الزامات عائد کرنا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا بیان

حال ہی میں جو حصہ فتنۂ مستریاں میں اس فرقہ نے لیا ہے وہ ایک ناقابل تردید ثبوت ہے اس امر کا۔ کہ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی مخالفت و عداوت اپنا واحد مقصد قرار دے رکھا ہے۔ لیکن تعجب ہے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین پیغام صلح مجریہ ۱۶ جولائی میں ایک دوست کا خط شائع کرکے بزعم خود اس حقیقت کی تردید کرتے ہیں۔ گویا وہ اس الزام سے بکلّی طور پر منزہ و مبرہ ہیں۔ اور مباہلہ و ہمچو قسم دیگر ناپاک پروپیگنڈہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی داخلی یا خارجی طور پر وہ اس فتنہ کی اعانت کرتے ہیں۔ یہ اعلان دروغ گویم برروئے تو کا مصداق ہے۔ اور بفحوائے عذر نا معقول ثابت میکند الزام را اُنپر یہ الزام بہ تمام و کمال عائد کرتا ہے۔

راولپنڈی کے غیر مبایعین

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اخبار مباہلہ کی اشاعت کے ذمہ وار مولوی صاحب کے خاص الخاص پیرو ہیں۔ مثلاً راولپنڈی میں شیخ فضل کریم صاحب ٹھیکیدار جو جماعت غیر مبایعین کے پریذیڈنٹ بتلائے جاتے ہیں۔ باواز بلند اعلان کرتے رہے کہ میں "انجمن احرار المسلمین" کا ایک ممتاز ممبر ہوں۔ اور اخبار مباہلہ کی اشاعت کا چارج میرے پاس ہے۔ چنانچہ وہ اس فرض کو ادا کرتے رہے۔ اور اخبار مباہلہ مفت تقسیم فرماتے رہے اور خود مبایعین کو دیتے رہے۔ اور خود عاجز کو انہوں نے ایک پرچہ دیا۔

راولپنڈی میں ۲ جون کو سیرت نبوی صلعم کا جلسہ اپنی پوری شان کے ساتھ ہو رہا تھا۔ کہ عین جلسہ گاہ میں فضل کریم صاحب اور غلام ربانی صاحب سیکرٹری غیر مبایعین کے صاحبزادگان اخبار مباہلہ کے بنڈل لئے بغرض تقسیم آ موجود ہوئے۔ مگر افسران پولیس نے ازراہ احتیاط اور قیام امن کے لئے انکو جلسہ گاہ سے نکال دیا۔ تاہم اس سے غیر مبایعین کا عندیہ ظاہر و باہر ہے۔

کیا فضل کریم صاحب اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ اخبار مباہلہ کا بنڈل بذریعہ ریلوے پارسل راولپنڈی ان کے نام آتا ہے۔ ریلوے پارسل آفس میں تحریری ثبوت اس امر کا موجود ہے۔ ایسی شہادات کی موجودگی میں ممکن نہیں کہ فضل کریم صاحب جو پہلے ہی اپنے آپکو نام نہاد "انجمن احرار المسلمین" کا خاص الخاص ممبر قرار دیتے ہیں انکار کر سکیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے راولپنڈی کی ایک لاکھ کی آبادی میں جہاں بلحاظ عقائد جماعت احمدیہ کے اور مخالفین بھی موجود ہیں فقط جماعت غیر مبایعین کو کیوں اس خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔

پھر ہماری مجلس شوریٰ کے ایام میں غیر مبایعین کا جلسہ سالانہ ہوا۔ عین جلسہ گاہ میں فضل کریم صاحب نے اپنی بک سٹال پر اخبار مباہلہ بغرض فروخت رکھا ہوا تھا۔ کئی معزز غیر احمدی شہادت دے سکتے ہیں کہ فضل کریم صاحب اور دیگر غیر مبایعین نے مستریوں کی "کھلی چٹھی" وغیرہ اشتہارات تقسیم کئے۔ پھر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تشریف آوری پر جماعت غیر مبایعین کے اعتراضات کا قلع قمع کرنے کے واسطے جو جلسہ ہماری طرف سے منعقد ہوا اُس میں بھی یہ صاحبان اشتہارات وغیرہ تقسیم کرتے رہے۔ آریہ سماج کے جلسہ سالانہ پر بھی دیکھا گیا کہ غیر مبایعین کے سیکرٹری میاں غلام ربانی "کھلی چٹھی" کی متعدد کاپیاں اپنی بغل میں دبائے پھر رہے تھے۔ اور اُن کا لڑکا دروازہ پر کھڑا تقسیم کر رہا تھا۔ مستریوں کیطرف سے جو اشتہارات اور پوسٹر راولپنڈی میں آئے۔ انہی صاحبان کی وساطت سے شہر میں شائع کئے گئے۔ اور پوسٹر چسپان کرنیوالے بھی غیر مبایعین ہی تھے۔ یہ ہماری عینی شہادت ہے۔ اور کئی معزز غیر جانبدار اپنی عینی شہادت دینے کے واسطے طیار ہیں۔

غیر مبایعین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اگر وہ علانیہ طور پر اعلان جنگ کر دیں۔ جیسا کہ انہوں نے پہلے بھی کیا تھا۔ تو ہم انکی مخالفت کو پر پشہ سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔ لیکن شرارت کرنا اور پھر جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا کسی شریف انسان کا کام نہیں۔ کجا یہ کہ ایک نام نہاد انجمن کا "امیر ایدہ اللہ" ایسا کرے۔

مولوی محمد احسن صاحب کا بیان

زآہ زمرہ ابدال باید ترسید
بالخصوص اگر آہ پیرزا باشد

عاجز ایکدفعہ ہمراہ عزیزم مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ اور برادرم مخدوم نذیر احمد صاحب بی۔ ایس سی مولوی محمد علیصاحب کے ذریعے سید محمد احسن صاحب سے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں جا کر ملا عاجز نے آپ سے دریافت کیا۔ اگر احمدیت کی صداقت منکشف ہو جائے تو پھر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیکے واسطے بیعت کس کی کیجائے۔ آپ نے فرمایا۔ بیعت تو دراصل حضرت خلیفۃ المسیح کی ہے۔ میں نے سوال کیا۔ آپ خود تو مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ ہیں اور ہمیں میاں صاحب کی بیعت کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ یہ لوگ مجھے قادیان سے بہکا کے لے آئے اور اب یہاں میری حیثیت مردہ بدست زندہ سے زیادہ نہیں۔ میں مجبور و معذور ہوں۔ دیکھو۔ محمود کی مخالفت سے میرا کیا انجام ہُوا۔ آج وہ ہاتھ جن سے میں نے محمود کی مخالفت میں لکھا شل ہو گئے ہیں۔ اور آج اُن آنکھوں میں بینائی نہیں رہی۔ مفلوج و اعرج ہو کر بستر مرگ پر پیغام اجل کا انتظار کر رہا ہوں۔ محمود کی شان مجھ پر خوب واضح ہے۔ وہ الولد سر لابیہ کا مصداق ہے۔ آپ کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ گویا پشیمانی اور حسرت کے آنسو رواں ہو گئے۔

پس اے دشمنان محمود غور کرو۔ اور سمجھو کہ آپ کس راہ پر گامزن ہیں۔

خادم محمود ایم اے۔ ایاز از راولپنڈی

چھٹا مسلمان

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں اسلام میں چھٹا شخص تھا۔ انہوں نے اپنے اسلام لانیکا قصہ یُوں بیان کیا ہے کہ میں نوجوان تھا اور مکہ میں ایک امیر کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایکدن آنحضرت اور حضرت ابوبکر میرے پاس سے گذرے۔ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں دودھ ہے تو سہی۔ مگر میں نوکر ہوں مالک نہیں ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا دودھ نہ دو۔ ایک بے دودھ کی بکری لے آؤ۔ میں ایک جوان بکری کو آپکے پاس لے گیا۔ آنحضرت نے اس بکری کے پیر باندھ دیئے اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ اور دُعا فرمائی۔ یہانتک کہ اس کے دودھ اُتر آیا۔ پھر ابوبکرؓ ایک برتن لے آئے۔ آنحضرت نے اس برتن میں اس کا دودھ دوہا اور پہلے حضرت ابوبکر کو پلایا۔ پھر آپ پیا۔ اسکے بعد آنحضرت نے مجھے فرمایا کہ اب اس کا تھن تو نچوڑ دو۔ میں نے نچوڑا تو بالکل خشک ہو گیا جیسا پہلے تھا۔ میں نے کہا آپ مجھے بھی یہ کلام (قرآن) سکھا دیں۔ آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ تم تو سیکھے سکھائے ہو۔ چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ اور آپسے براہ راست قرآن کی ستر سورتیں یاد کیں۔ ایکدن کا ذکر ہے کہ آنحضرت کے اصحاب جمع ہوئے اور آپس میں ذکر کرنے لگے۔ کہ قریش نے قرآن کو اونچی آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔ کوئی ایسا ہے جو یہ کام کرے؟ میں نے کہا میں سنا سکتا ہوں۔ اصحاب نے کہا کہ وہ لوگ تم کو تکلیف دینگے۔ ایسا کوئی آدمی چاہیئے جس کا قبیلہ اسے وقت پڑے پر بچا بھی سکے۔ میں نے کہا اسکی فکر نہ کرو اللہ مجھے بچائے گا۔ چنانچہ دوسرے دن میں کعبہ کے پاس مقام ابراہیم پر پہنچا۔ اسکے پاس قریش کی مجلسیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے بہت اونچی آواز سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اور برابر پڑھتا چلا گیا۔ کافروں نے جو سنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے۔ آخر بعض آدمیوں نے کہا کہ بھائی یہ تو وہی کلام ہے جو محمد بیان کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرے مُنہ پر طمانچے مارنے لگے مگر میں پڑھتا ہی چلا گیا۔ یہانتک کہ جتنا پڑھنے کا ارادہ کیا تھا پورا سنا دیا۔ پھر میں آنحضرت کے پاس واپس آ گیا۔ کافروں کی مار سے میرے منہ پر طمانچوں کے نشان پڑ گئے تھے۔ صحابہ نے دیکھ کر کہا دیکھو ہمیں اسی امر کا خیال تھا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ایک غیر احمدی کے تاثرات

عام طور پر دیکھا گیا ہے ۔ کہ لوگ احمدیت کا مطالعہ کئے بغیر محض سُنی سنائی باتوں کی بنا ء پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق غلط رائے قائم کر لیتے ہیں ۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہونا چاہئیے ۔ کہ ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد کوئی رائے قائم کی جائے ۔ ذیل میں ہم ایک معزز اور تعلیم یافتہ غیر احمدی دوست کا خط جو انہوں نے سیکرٹری ترقی اسلام قادیان کے نام تحریر کیا ہے ۔ درج کرتے ہیں ۔ یہ دوست پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بہت مخالف خیالات رکھتے تھے ۔ لیکن مطالعہ کے بعد ان پر حقیقت منکشف ہو گئی ۔ دیگر منصف مزاج طالبان حق کا فرض ہے ۔ کہ وہ اس سے سبق حاصل کریں ۔ (ایڈیٹر)

میں نہایت غور کے ساتھ آپ کا لٹریچر پڑھ رہا تھا ۔ اور آپ کی جماعت کا شروع سے اس وقت تک کے (Career) کا بھی مطالعہ کر رہا تھا ۔ میں جو کچھ نتیجہ نکال سکا ہوں ۔ وہ تحریر کرتا ہوں :-

اس سے قبل بھی میں نے آپ کی جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں ۔ میں نے کئی مولوی صاحبان کی زبانی نیز عام لوگوں سے بارہا سنا کہ حضرت مرزا صاحب (نعوذ باللہ) اپنے آپ کو پیغمبر خدا صلعم سے افضل سمجھتے ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن جس وقت سے میں نے حضرت مرزا صاحب کی تصانیف کو دیکھا ۔ اور اس کے بعد آپ کے غلاموں کی کتب کو پڑھا ۔ تو جو کچھ میرے دل سے جو بغض وعناد یا مرزا صاحب کی طرف سے نفرت موجود تھی ۔ وہ یک لخت کافور ہو گئی ۔ اور میرے دل کے اندر حضرت صاحب کی شان وجبروت نے غلبہ حاصل کر لیا ۔ میں واقعی قاصر ہوں ۔ کہ یہ اندازہ لگا سکوں کہ مرزا صاحب کے دل ودماغ میں ۔ ہڈیوں میں ۔ گوشت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس قدر محبت سمائی ہوئی تھی ۔ میں نے حضرت صاحب کے متعلق یہ اندازہ لگایا ہے ۔ کہ وہ عشق رسول اللہ صلعم میں غرق تھے ۔ اور اپنے اندر اس قدر روحانی خزانہ رکھتے تھے ۔ کہ اس کی مدد کے باعث ان کے دل ودماغ اور قلم سے وہ حیرت انگیز مضامین اور خیالات نکلے ۔ جو خود شاہد ہیں ۔ کہ ہم ایک غیر معمولی انسان کے خیالات کا اثر ہیں ۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا ۔ کہ ایسے بزرگ شخص کی عزت و توقیر کرنے سے کیوں منع کیا جاتا ہے ۔ کیا اس لئے کہ وہ اپنے کو مسیح کہتے ہیں ۔ عرض کہتا ہوں ۔ کہ اچھا اگر تم ان کو مسیح نہیں مانتے ۔ تو نہ مانو لیکن ان کی شخصیت سے کیوں درگذر کرتے ہو ۔ ان کے کام کو جو کہ واقعی ایک عظیم الشان کام ہے ۔ کیوں عزت کی نگاہوں سے نہیں دیکھتے ان کے اس احسان کو جو کہ انہوں نے مسلم قوم پر اپنی زبان سے ۔ اپنے مشوروں سے ۔ اپنے قلم سے ۔ اپنے اثر سے کیا ۔ اس کو کیوں درگذر کرتے ہو ۔ اور اس کے عوض میں اس کو کیوں پیار نہیں کرتے ۔ میں حضرت مرزا صاحب کے مشن کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ۔ اور اس کے ساتھ ہی میں اور میں خیال کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کے مطابق کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے حضرت صاحب کو اور زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھنا ہوں ۔ کہ انہوں نے نہ صرف اپنی زندگی میں مسلم قوم کی خدمت کی ۔ بلکہ وہ اس کام کو بدستور جاری رکھنے کے لئے ایک نہایت قابل اور منظم جماعت کو چھوڑ گئے ہیں ۔ جو ان کے مشن کو نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہی ہے ۔ اور جس کی مثال اگر دیکھنی ہے ۔ تو یورپ میں دیکھو ۔ امریکہ میں دیکھو ۔ اور خود ہندوستان میں دیکھو ۔

میں نے اپنے خیالات کو جو کہ میں حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق رکھتا ہوں ۔ اپنے تک ہی محدود نہیں رکھا ۔ بلکہ میں نے انہیں ہر ایک جلسہ میں ۔ ہر ایک مجمع میں ۔ ہر ایک سوسائٹی میں ظاہر کیا ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ مسلمان جو حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ان کو حقیقت سے آگاہی نہیں ۔ اور دوسرے مولوی حضرات نے (جن کا کام سوائے بغض وعناد پھیلانے کے اور کچھ نہیں ہے) غلط باتیں بتلا کر ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا ہے ۔ چنانچہ جس جگہ بھی میں مرزا صاحب کے مشن کے متعلق ذکر کرتا ہوں ۔ تو سامعین وہی باتیں پیش کرتے ہیں جو مطالعہ سے قبل خود میرے ذہن میں تھیں ۔ لیکن جب میں تمام باتیں ان کو بتلا دوں ۔ تو وہ مرزا صاحب کے مشن کے قائل ہوتے ۔ اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ اسلام کی خدمت واقعی قادیانی جماعت کر رہی ہے

چنانچہ کل بعد نماز جمعہ ایک عام جلسہ ہوا تھا جس میں ۱۲ ربیع الاول کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برسی کے متعلق میں نے عرض کیا تھا ۔ دوران تقریر میں میں نے مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کے مشن وغیرہ کے متعلق کہا ۔ اور مسلمانوں کو شرم دلائی ۔ کہ وہ اپنے بھائیوں سے اس قدر متنفر ہیں ۔ میں نے ان سے کہا ۔ کہ قرف قادیانی جماعت کا آپ کے نزدیک یہ قصور ہے ۔ کہ وہ مرزا صاحب کو مسیح مانتے ہیں ۔ تو بھائی وہ اوروں کو تو مجبور نہیں کرتے ۔ باقی اور سب باتیں خدا ، رسول ۔ قرآن ۔ ایمان ان کی بھی وہی ہیں ۔ جو تمہاری ہیں وغیرہ وغیرہ

اس سے پہلے علیگڈھ میں کئی جلسوں میں ایسا عرض کر چکا ہوں ۔ اور اس سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں ۔ اور انشاء اللہ تمام عمر میری یہی کوشش ہو گی ۔ کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کا مسلمانوں کو ممنون ہونا چاہیئے ۔ کہ انہوں نے اسلام کی عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں ۔

میری بہت طبیعت چاہتی ہے ۔ کہ حضرت خلیفہ صاحب کو دیکھوں ۔ اور ان کی زیارت کروں ۔ کیونکہ میرے دل میں آپ کی بہت وقعت ہے ۔ لیکن چند وجوہات کے ماتحت قاصر ہوں ۔ انشاء اللہ تھوڑے دنوں کے بعد حاضر خدمت ہوں گا ۔ آپ براہ مہربانی حضرت صاحب کی خدمت میں اس احقر کا سلام عرض کر دیجئے ۔ اور یہ بھی کہہ دیجئے ۔ کہ ایک خادم کی طرف سے مبارکباد منظور فرمائیں ۔ کہ آپ نہایت خوش اسلوبی سے ایسے خطرناک حالات میں جن سے اسلام اسوقت گذر رہا ہے ۔ اسکو بچا رہے ہیں اور نہ صرف مذہبی خبر گیری کر رہے ہیں ۔ بلکہ سیاسی معاملات میں بھی مسلمانوں کی رہنمائی فرما رہے ہیں ۔ میں نے جناب لاٹ کے خیالات کو نہرو رپورٹ کے متعلق پڑھا

ڈنڈوٹ میں کامیاب مناظرہ

ڈنڈوٹ تحصیل پنڈ دادنخاں میں ۹ اگست ۱۹۲۹ء کو جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان صداقت حضرت مرزا صاحب کے عنوان پر ۶ بجے صبح سے لیکر ۱۱ بجے تک مباحثہ قرار پایا ۔

اہل سنت والجماعت کے مناظر مولوی محمد احسن صاحب نے بلا وجہ اس بات پر اصرار کیا ۔ کہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے مسئلہ پر وہ خود مُدعی ہونگے ۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کے مناظر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی نے رشیدیہ کا حوالہ پیش کیا ۔ کہ مدعی من حیث انہ اثبات ہوتا ہے ۔ لہذا مسئلہ صداقت مسیح موعود پر جماعت احمدیہ مدعی ہے ۔ مگر مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی بات پر اصرار کیا ۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے مولوی صاحب کے اصرار پر ان کے اس مطالبہ کو بھی منظور کر لیا اہلسنت کے مناظر مولوی محمد احسن صاحب نے دس منٹ تقریر کی جس میں قرآن کریم سے کوئی دلیل جناب مرزا صاحب کے دعوے کے خلاف پیش نہ کی ۔ صرف حدیث " یدفن معی فی قبری " پیش کر کے بیٹھ گئے ۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے ان کی اس دلیل کا نہایت مدلل جواب دیا ۔ اور کہا ۔ کہ وہ کونسا مسلمان ہے ۔ جو آنحضرت صلعم کی قبر کو اکھیڑے گا ۔ نیز حضرت عیسیٰؑ کا رسول کریمؐ کی قبر میں مدفون ہونا اس لئے بھی باطل ہے ۔ کہ حضرت عائشہؓ نے جو رؤیا دیکھی تھی ۔ اس میں " رأیتُ ثلاثۃ اقمار سقطن فی حجرتی " لکھا ہے ۔ کہ میں نے تین چاند اپنے حجرہ میں گرتے دیکھے ۔ اور تینوں چاند آنحضرت صلعم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اس حجرہ میں گر چکے ہیں ۔ اب اگر حضرت مسیح بھی اس میں مدفون ہوں ۔ تو پھر حضرت عائشہؓ کا یہ خواب غلط ہو جاتا ہے ۔ پھر جس جگہ رسول کریم صلعم نے حدیث زیر بحث میں حضرت مسیح کی قبر کی تعیین فرمائی ہے ۔ وہ " بین ابی بکر وعمر فی قبر واحد " ہے ۔ حالانکہ ثابت ہے ۔ کہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی قبر کے درمیان کوئی جگہ خالی نہیں لہذا آپ کا اعتراض باطل ہے ۔ حدیث مذکور کے مدلل اور مکمل جواب دینے کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے قرآن کریم سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے لئے آیات پیش کیں ۔ " یدفن معی فی قبری " کے متعلق مولوی صاحب سے جب کوئی جواب بن نہ آیا ۔ تو نہایت مضطرب ہو کر فرمانے لگے " قبر " بمعنے " مقبرہ " ہے ۔ اس پر ملک صاحب نے مولوی صاحب کو چیلنج دیا ۔ اور ۲۰ روپیہ انعام بھی مقرر کیا ۔ کہ مولوی صاحب کسی لغات میں سے " قبر " کے معنی " مقبرہ " دکھائیں ۔ مگر مولوی صاحب قطعاً جواب نہ دے سکے ۔ اس مسکت جواب پر مولوی صاحب نے " یدفن معی فی قبری " کی حدیث چھوڑ کر ایک اور حدیث پیش کی ۔ کہ " نبی جہاں مرتا ہے ۔ وہیں دفن ہوتا ہے " لیکن مرزا صاحب اپنے مقام وفات لاہور میں مدفون نہ ہوئے ۔ ملک صاحب نے فرمایا ۔ کہ اس حدیث کا ایک راوی ابن الحسین بن عبد اللہ ہے جس کے متعلق لکھا ہے " قال البخاری انہ کان یتہم بالزندقۃ " (حاشیہ علامہ سندھی بر حاشیہ ابن ماجہ صفحہ ۲۵۶) کہ امام بخاری نے کہا ہے ۔ کہ وہ زندیق اور متروک ہے ۔ پھر حضرت یعقوب ویوسف کا بعد از وفات دوسری جگہوں میں مدفون ہونا کتب اہل سنت سے دکھایا ۔ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے عالم ہونے کا دعویٰ کیا ۔ مگر ملک صاحب نے ان کی عربی غلطیاں ۔ اور صرفی نحوی کمزوریاں ۔ واضح کر کے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں

شیعہ لوگ حضرت علی رضؓ کی فضیلت میں منجملہ دیگر روایات بیان کرنے کے ایک بات پر خاص طور پر زور دیتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ بتول سے حضرت علی رضؓ کا عقد مبارک ہوا تھا۔ اور یہ درجہ کسی اور کو نہیں ملا۔ اس لئے حضرت علی رضؓ حضرات ابو بکر و عمر و دیگر صحابہ کرام سے افضل ہیں۔ اس کے جواب میں جب کہا جاتا ہے۔ کہ یہ فضیلت تو ڈبل طور پر حضرت عثمان رضؓ کو حاصل تھی۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں رقیہ و ام کلثوم یکے بعد دیگرے آپ رضؓ کے عقد میں آئیں۔ اور وہ دونوں صاحبزادیاں حضرت فاطمہ رضؓ سے بڑی تھیں۔ اور حقیقی بہنیں تھیں۔ پس اس وجہ سے حضرت عثمان رضؓ حضرت علی رضؓ سے افضل ہوئے۔ تو اس بات کو سنکر اہل دانش تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ مگر بعض غالی شیعہ کبھی تو کہدیتے ہیں۔ کہ حضرت رقیہ رضؓ و حضرت ام کلثوم رضؓ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں ہی نہ تھیں۔ بلکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی بھانجیاں تھیں۔ اور بعض کہدیتے ہیں۔ کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے پہلے خاوند سے تھیں۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں پرورش کیا تھا۔ میں ناظرین کے افادہ کے لئے کتب شیعہ سے بعض حوالجات پیش کرتا ہوں۔ جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ حضرت رقیہ رضؓ و ام کلثومؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں ہی تھیں۔ اور حضرت فاطمۃ الکبریٰ کی حقیقی بہنیں تھیں۔

۱۔ نہج البلاغۃ مشہدی میں لکھا ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

واللہ ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئاً تجهله ولا ادلک علے امر لا تعرفه انک لتعلم ما نعلم ما سبقناک الی شئ فنخبرک به ولا خلونا بشئ فنبلغکه فقد رأیت کما رأینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کما صحبنا وما ابن ابی قحافة ولا ابن الخطاب اولی بعمل الحق منک وانت اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشیجة رحم منهما وقد نلت من صهره مالم ینالا (کتاب مذکور صلا مشہدی)

ترجمہ:۔ اللہ کی قسم۔ میں نہیں جانتا۔ کہ آپ سے کیا کہوں مجھے کسی ایسی بات کا علم نہیں جسے آپ نہ جانتے ہوں۔ میں کوئی ایسی بات بھی آپ کو نہیں بتا رہا جسے آپ نہ جانتے ہوں۔ آپ یقیناً وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ جو ہم جانتے ہیں۔ ہم نے کسی چیز کو آپ سے پہلے معلوم نہیں کیا۔ کہ اب آپ کو خبر دیتے ہوں۔ نہ آپ کے سوا ہم نے کسی چیز کو جانا ہے۔ جو آپ تک پہنچاتے ہوں۔ کیونکہ جو کچھ ہم نے مشاہدہ کیا۔ وہ کچھ آپ نے دیکھا۔ اور آپ نے وہی کچھ سنا۔ جو ہم نے سنا۔ آپ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری طرح ہی فیضیاب ہوئے۔ اور ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر) اور ابن خطاب (حضرت عمر) حق پر عمل درآمد کرنے سے آپ سے زیادہ لائق نہ تھے کہ وہ حق پر عمل پیرا ہوں اور آپ نہ ہوں۔ آپ تو ان کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ قریب ہیں۔ بوجہ خاندانی قرابت کے اور آپ نے انکی دامادی کا وہ شرف حاصل کیا ہے۔ جو انہیں نصیب نہیں ہوا۔

حضرت علی رضؓ کی اس شہادت سے جہاں حضرت عثمان رضؓ کی اور کئی خوبیوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اس امر پر بھی تصریح موجود ہے کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد تھے۔ اور کہ یہ درجہ فضیلت آپ کو حاصل ہے۔

۲۔ ابو جعفر طوسی اپنی کتاب تہذیب میں روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اللهم صل علی رقیة بنت نبیک اللهم صل علی ام کلثوم بنت نبیک۔ الٰہی اپنے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صاحبزادیوں حضرت رقیہ و ام کلثوم پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ رکھیو اور انہیں انعامات و برکات کا وارث بنا یو۔

اس حوالہ سے بھی صاف عیاں ہے۔ کہ حضرت رقیہ و ام کلثوم دونوں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی صاحبزادیاں تھیں۔

۳۔ کافی میں ابواب التاریخ باب مولد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مطبوعہ ایران صـ ۲۷۸ پر یہ عبارت لکھی ہے:۔

وتزوج (النبی صلے اللہ علیہ وسلم) خدیجة وهو ابن بضع وعشرین سنة۔ فولد منها قبل مبعثه علیه السلام القاسم ورقیة وزینب وام کلثوم وولد بعد المبعث الطاهر والطیب وفاطمة علیها السلام وروی انه لم یولد بعد المبعث الا فاطمة وان الطیب والطاهر ولدا قبل مبعثه۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ سے شادی کی جبکہ آپ کچھ اوپر بیس سالوں کی عمر میں تھے۔ پس حضرت خدیجہ سے قبل بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قاسم۔ رقیہ۔ زینب۔ ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ اور بعثت کے بعد طاہر وطیب و فاطمہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ بعثت کے بعد صرف حضرت فاطمہ ہی پیدا ہوئی ہیں۔ طاہر وطیب قاسم کے ہی نام تھے۔ علیحدہ لڑکوں کا یہ نام نہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت رقیہ و ام کلثوم حضرت فاطمۃ الزہرا کی حقیقی بہنیں تھیں۔

۴۔ ایسا ہی حوالہ ناسخ التواریخ جلد اول کتاب دوم مطبوعہ ایران صفحہ ۱۳ میں بھی لکھا ہے۔

خاکسار غلام احمد مجاہد عفی عنہ

چندہ خاص اور جماعت احمدیہ

چندہ خاص کے فارم جو موصول ہوئے ہیں۔ ان میں ذیل کے احباب کے وعدے خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی:۔ اس جماعت کے فارم میں کل رقم چندہ خاص کی ۴۵۴ روپے ہے۔ جو ۳۳ احباب کے وعدہ کی ہے تمام احباب کے وعدے باشرح ہیں۔ اور ان میں سے ذیل کے احباب کے وعدے خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:۔

ملک عزیز احمد صاحب۔ آپ کی وصیت ماہوار آمد کی ۱/۸ حصہ کی ہے۔ اعلان بیت المال کی رو سے آپکو اپنی وصیت کی رقم منہا کر کے چندہ خاص دینا چاہئے تھا۔ لیکن آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنا ۱/۸ حصہ وصیت کا ہی وضع نہیں کیا۔ بلکہ چندہ خاص چالیس فیصدی کی شرح سے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

میاں ناصر علی صاحب اور جلال الدین صاحب نے اپنا چندہ خاص باشرح یکمشت ادا کر دیا ہے۔

(۲) جماعت کراچی کے وعدے عام طور پر باشرح ہیں۔ اور کل رقم موعودہ ۳۹۲ روپے ۱۰ آنے ہے۔

(۳) جماعت منٹگمری۔ اس جماعت کا وعدہ ۹۶۱ روپے کا ہے۔ اس وعدے میں بڑی رقم خاندان میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے وکیل کی ۳۸۰ ہے۔ اور اس کے علاوہ قاضی محمد شریف صاحب سب ڈویژنل آفیسر کا وعدہ چندہ خاص باشرح ۱۰۰ اور میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی کا باشرح وعدہ ۱۵۵ روپے۔ اور سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ۱۰۰ روپیہ اور جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار کا وعدہ ۷۰ روپیہ کا ہے۔ یہ بڑی بڑی رقوم ہیں۔ اس کے ماسوا باقی احباب کے وعدے باشرح ہیں۔ (۴) جماعت ملتان کا وعدہ چندہ خاص کے فارم پر تا حال موصول نہیں ہوا۔ اس کا انتظار ہے۔ لیکن محاسب صاحب ملتان نے بذریعہ چٹھی اطلاع کی ہے۔ کہ ملک نذیر محمد صاحب مجگہ اور غلام حسن خان صاحب نے اپنی رقوم چندہ خاص باشرح یکمشت ادا کر دی ہیں (۵) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب بائی گنج باقاعدہ حصہ آمد ادا کرنیوالے ہیں۔ آپ نے اپنا چندہ خاص باشرح مبلغ ۵۲ روپیہ یکمشت داخل خزانہ بیت المال کر دیا ہے (۶) چودھری سردار خان صاحب بھٹی بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ اپنے فضل از چندے باقاعدہ اور باشرح ادا کرنیوالے ہیں۔ آپ نے اپنا ذاتی چندہ عام ارسال کرنے کے علاوہ فصل ربیع سے چندہ خاص بھی مبلغ ۸۰ روپے یکمشت ارسال کیا ہے۔ جو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکا ہے (۷) خان صاحب چودھری نعمت اللہ خان صاحب دہلی نے مبلغ ۱۰۵ روپے کی رقم یکمشت چندہ خاص میں ارسال فرمائی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (۸) علی اختر محمد شفیق صاحب اعظم گڑھ چندہ عام باقاعدہ ادا کرنیوالے ہیں۔ آپ نے اس ہفتہ میں اپنا چندہ خاص بھی باشرح یکمشت داخل فرما دیا ہے (۹) محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری نے اپنا چندہ خاص باشرح ۴۲ روپے یکمشت ارسال فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ اپنا چندہ حصہ آمد ۱/۳ حصہ وصیت کا نہایت باقاعدہ ارسال فرمایا کرتے ہیں (۱۰) جس قدر جماعتوں یا افراد سے فارم نہیں آئے وہ جلد از جلد اپنے فارم اور چندہ خاص کی اقساط ادا فرمائیں۔

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

اعلیٰ درجہ کے مومن بننے کی کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اپنے خطبہ جمعہ ۲۷ مئی ۱۹۲۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"وصیت کرتے ہوئے احباب کو یہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو اعلیٰ حصہ مقرر کیا ہے۔ وہ ۱/۳ ہے۔ اور ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ حصہ کی وصیت کرے۔ ہاں اگر اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ۱/۳ حصہ کی وصیت نہ کر سکے۔ تو ۱/۴ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۴ حصہ کی نہ کرسکے۔ تو ۱/۵ کی کرے۔ اگر ۱/۵ حصہ کی نہ کرسکے۔ تو ۱/۶ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۶ حصہ کی نہ کرسکے۔ تو ۱/۷ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۷ حصہ کی نہ کرسکے۔ تو ۱/۸ حصہ کی کرے۔ اگر اتنا بھی نہ کرسکے۔ تو ۱/۱۰ حصہ کی کرے"

اس تحریک کے ماتحت مندرجہ ذیل اصحاب نے جو حصہ وصیت میں اضافہ کیا ہے۔ اس کی مختصر سی کیفیت درج ذیل ہے:۔

(۱) جمیلہ خاتون صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالعزیز خانصاحب ساکن چار بار ضلع خلیج فارس ملک ایران سے اپنی وصیت ۱/۴ حصہ کی بھجوائی ہے۔

(۲) مسمات حفیظن بی بی صاحبہ بیوہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبہ دار ساکن جالندھر اپنی جائداد کا ۱/۳ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہبہ کرتی ہیں۔

(۳) مسمات زینب بی بی صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب نانک ساکن امرتسر ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔

(۴) منشی عنائت اللہ خان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کنجاہ نے اپنی آمدنی اور ترکہ کی وصیت ۱/۸ حصہ کی کر دی ہے۔

(۵) امۃ الحمید عرف بی بی رانی زوجہ حاجی اللہ بخش صاحب فیروزپور نے اپنی وصیت ۱/۷ حصہ کی کر دی ہے۔

(۶) بیگم بی بی صاحبہ بیوہ مرزا محمد بیگ صاحب ساکن قادیان نے اپنی وصیت ۱/۵ حصہ کی کر دی ہے۔

(۷) مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ امام الدین صاحب مرحوم ساکن مدچک ضلع گوجرانوالہ نے اپنی وصیت ۱/۵ حصہ کر کے ادا کر دی ہے۔

(۸) صوفی نبی بخش صاحب نوان پنڈ بلیداراں نے اپنی ۱/۱۰ حصہ ماہوار آمد کی وصیت کو ۱/۵ حصہ میں تبدیل کر دیا ہے۔

(۹) چوہدری نذیر احمد صاحب برق ساکن جنڈا نوالہ چک ۱۹۵ ضلع لائلپور کی وصیت ۱/۱۰ حصہ ماہوار آمد اور متروکہ کی تھی۔ مگر اب چوہدری صاحب موصوف اپنے ضمیمہ وصیت میں لکھتے ہیں۔ کہ میں ماہوار ۱/۸ حصہ آمد کا دیا کرونگا۔ اور متروکہ کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب موصیوں کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان سب کا انجام بالخیر ہو۔ اور دوسرے احباب کو بھی اعلیٰ درجہ کے مومن بننے کی توفیق دے۔ آمین والسلام

محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان
مقبرہ بہشتی قادیان۔ دارالامان

شائقین منظور شدہ وصایا کی تکمیل میں اضافہ

مندرجہ ذیل دوستوں نے جن کی سابقہ وصیتیں جائداد کی تھیں۔ اور ان کے گذارہ کے لئے آمد کی صورت بھی تھی۔ اپنی ماہوار آمدنی میں سے بھی دسواں حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) میں دینا شروع کر دیا ہے۔ چونکہ ان مخلصین نے اطاعت اور قربانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ لہذا میں خلوص دل سے دعا کرتا ہوا ان کے نام شائع کرتا ہوں۔ اور ان موصی احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ جن کی وصیتیں جائداد کی ہیں۔ مگر ان کے گذارہ کے لئے آمد کی سبیل بھی ہے۔ کہ وہ بھی اپنی آمدنی سے ماہوار ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) دینا شروع کر دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ ایمان جو اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ وہی لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک ہر وہ جائداد جس سے کسی کا گذارہ نہیں چلتا اس کی اگر وصیت کرتا ہے۔ تو وہ وصیت نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں۔ ایک زمیندار اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دے دیتا ہے۔ تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے گذارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے۔ مگر ایک ملازم جو تین چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے۔ وہ اگر وصیت میں صرف مکان کا کچھ حصہ دیکر پچاس یا ساٹھ روپیہ دے دیتا ہے۔ تو وہ وصیت کی منشاء کو پورا نہیں کرتا وصیت کے لحاظ سے وہ جائداد والا نہ تھا۔ اس کی آمد تھی۔ اسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہئے تھا"

فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) میاں احمد الدین صاحب زرگر۔ قادیان (۲) میاں لعل الدین صاحب زرگر قادیان۔ (۳) مستری دین محمد صاحب تاجر قادیان (۴) میاں مولا بخش صاحب تاجر قادیان۔ (۵) سید قاضی امیر حسین صاحب قادیان۔ (۶) چوہدری عنائت اللہ صاحب قریشی چبہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ (۷) مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹی (۸) میاں محمد شریف صاحب ساکن لاہور۔ ای۔ اے سی۔ منٹگمری (۹) میاں روشن دین صاحب زرگر پنڈی چری۔ ضلع شیخوپورہ (۱۰) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کیمل پور (۱۱) قریشی افضال احمد صاحب مبلغ سادھن ضلع متھرا (۱۲) چوہدری صوبے خاں صاحب ساکن اجمیر (۱۳) میاں فضل دین صاحب نمبر ۹۴۲ ساکن دھرم کوٹ بگہ۔ حال قادیان۔

محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان
مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

جرائد سلسلہ

مصباح ناظرین کرام کو اطلاع ہو۔ کہ خواتین کا اخبار مصباح مہینے میں دوبار ۱۶ صفحے کے حجم پر نکلتا ہے۔ جس کی قیمت ۳ سالانہ ہے۔ اب اس کے حجم میں چار صفحے کا یوں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کہ ٹائیٹل پیج آرٹ پیپر کا لگا دیا ہے۔ جس سے اخراجات میں گو بہت کچھ اضافہ ہو گیا۔ مگر دیدہ زیبی کے اعتبار سے اب اس قابل ہے۔ کہ اس کی توسیع اشاعت میں خواتین جماعت احمدیہ پورا پورا حصہ لیں۔ اور کوئی پڑھا لکھا مسلم گھر اس سے خالی نہ رہے۔ اس اخبار میں عورتوں کی بہتری و بہبودی و علمی ترقی کے لئے خواتین کے نو بہ نو مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اور حفظان صحت وغیرہ کے متعلق نہایت قیمتی معلومات بہم پہونچائی جاتی ہیں۔ مصباح کی کٹائی سلوائی کا انتظام بھی کر دیا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز اردو اس رسالہ میں ٹھوس علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں ہوتے ہیں۔ اس کا ٹائیٹل بھی ستمبر سے آرٹ پیپر کا کر دیا ہے۔ جس سے یہ اب ظاہر میں بھی بہت خوشنما نظر آیا کرے گا۔ اور اوراق بھی کٹوا دئے جاتے ہیں۔ پہلے یہ انتظام نہ تھا۔ امید ہے احباب اس کی اشاعت بڑھائیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو پورا کر دکھائیں گے۔ کہ ریویو کی اشاعت دس ہزار ہو۔

انگریزی رسالہ لنڈن سے باقاعدہ نکلتا ہے۔ اس کا حساب و کتاب دفتر طبع و اشاعت میں ہے۔ سات روپے سالانہ چندہ ہے۔ ہر شیو میں ایک فوٹو کی تصویر بھی ہوتی ہے۔

سن رائز یہ پندرہ روزہ انگریزی اخبار ہے۔ جس کے ذریعے نوجوانوں کو اسلام پر مضبوط کرنا مقصود ہے۔ اس کا ٹائپ اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ اور کاغذ نہایت اعلیٰ لگایا جاتا ہے۔ اس کو سلسلہ کے نامور مبلغ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایڈٹ کرتے ہیں جو کئی سال برلن اور لنڈن میں رہ چکے ہیں۔ زبان دانی کے اعتبار سے بھی یہ اخبار چوٹی کے اخباروں میں شامل ہے۔ مضامین نہائت دلاویز اور مفید ملک و ملت شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ صرف دو روپے طلباء سے ایک روپیہ۔ احباب کرام کو چاہئے۔ کہ اپنے شہر اور قرب و جوار کے تمام انگریزی خوانوں۔ انگریزی دانوں کو اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ نمونہ مفت۔

آخیر میں احباب کی توجہ الفضل کی طرف منعطف کراتا ہوں۔ یہ سلسلہ کا آرگن ہے۔ جتنی بھی اس کی اشاعت ہوگی۔ آپ فریضہ تبلیغ سے سبکدوش ہونگے۔ اور ملک و ملت میں آپ کا وقار بڑھے گا۔ تمام شہروں اور قصبوں میں اس کی ایجنسیاں کھولنی چاہئیں۔ ایجنسی میں ایک روز اول پرچہ بھیجا جاتا ہے۔

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

زراعتی آلات

دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ نیشکر کے بیلنہ جات۔ چارہ کترنے کی مشین (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے۔ قیمہ اور سیویاں بنانے کی بے نظیر نوایجاد مشینیں۔ آہنی خراس (بیل چکی) فلور ملز۔ رائس ہلرز (چاولوں کی مشینیں) دستی پمپ وغیرہ وغیرہ عمدہ اور بکفایت مال خریدنے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ہم سے سیدھا مال منگانے پر آپ کو بہت سے درمیانی منافعوں کی بچت رہے گی۔ ہمارے ہاں پیتل اور لوہے کی ہر قسم کی ڈھلائی کا کام بھی ہوتا ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ (پنجاب)

غور سے پڑھیے

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور۔ چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جانا کمی خون۔ کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہار کم۔ قبض وغیرہ کی شکایات۔ ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے۔ اور امراض کے لئے تریاق۔ موسمی بخار کے ایام سے پہلے استعمال کیا جائے۔ تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفٰی خون۔ اعلیٰ درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے۔ ویسے ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے۔ اسی قدر خون صالح پیدا ہوکر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے پرچہ ترکیب استعمال ساتھ بھیجا جاتا ہے۔

قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عہ)

بانجھ اور اٹھرا کے لئے "عرق نور" مجرب المجرب ہے

اس کے استعمال سے ماہوار خرابی اور قلت خون درد وغیرہ دور ہوکر بچہ دانی قابل تولید ہوکر مراد حاصل ہوتی ہے اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہوگئے ہیں۔ تو آپ اس طرح کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر معہ دو گواہان تحریر کرکے کہ ہم موجد "عرق نور" کو مبلغ للعہ (اسی روپیہ) بعد حصول اولاد ادا کرینگے۔ کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ بھیج دیں تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کرینگے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا پڑے گا۔ نقد قیمت ۸ ماہ خوراک دوائی معہ شافہ قیمت للعہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی اور پشاوری لنگیاں وہر رنگ وڈیزائن کے بخاری تھان وغیرہ ہر ایک قسم کے مشہدی وبخاری رومال۔ ہر ایک قسم کے زر بیدار وسلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جائیگی۔ المشتہر

میاں محمد غلام حید احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور شہر

مکرمی! السلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا۔ کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے جب تک ان صورتوں کو رواج دیگر سلسلہ میں عام نہ کیا جائے۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی اس لئے آپکی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ رشتہ اتحاد کے لحاظ آپس کو آپریشن کرکے قومی بنیاد کو مستحکم کرنیکے لئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپکی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو مندرجہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تو اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں۔ اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپکے گردونواح میں ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ۔ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے اور سامان بینڈ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور رعایتی ارسال ہوگا۔ پرائس لسٹ منگائیگا: **نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ**

خالص سکت سیلاجیت اصلی

جو عام تاجر سوا روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں۔ بغرض وسعت تجارت کچھ عرصہ کے لئے ہم بطور رعایت مشرحہ تحت نرخ پر فروخت کرتے ہیں۔ مال اعلیٰ اور دیانتداری کیساتھ ارسال کیا جاتا ہے۔ دس سے تیس تولہ تک تین آنہ فی تولہ۔ ۴۰ سے ۱۰۰ تک ۲۰ ء زائد از ۱۰۰ دو آنہ فی تولہ نمونہ بوزن ۵ تولہ سوا روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

تار کا پتہ "احمدیہ برادرس" گلگت۔

عبدالغفار عبدالغنی سوداگران گلگت کشمیر

اکسیر سہیل ولادت

ایسی مفید اور مجرب دوا ہے۔ کہ ولادت کیوقت اسکے استعمال کرنیسے خدا تعالیٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں اور بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت جو زچہ کو کئی کئی دن تکلیف رہ ہوتا ہے۔ وہ بھی بفضل خدا بالکل نہیں آتا۔ قیمت معہ محصولڈاک (عہ)

مینیجر شفاخانہ دلپسند ریسلا نوالی۔ ضلع سرگودھا

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب ومقبول ومشہور ہیں۔ اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (لعہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک آنہ کم لیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

کیا آپ

کسی ایسی تجارت میں شریک ہونے کیواسطے تیار ہیں جس کے منافعہ کی توقع پچیس فیصدی سالانہ ہو اور جس میں روپیہ بھی یکمشت اور زیادہ تعداد میں لگانا پڑے اگر آپ بیس یا ۵ میں قسطوں کے ذریعہ صرف بیس روپے ادا کر دیں۔ تو آپ کو گھر بیٹھے معقول فائدہ مل سکتا ہے۔ آپ خود بیس روپیہ کی قلیل رقم سے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ لیکن تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کے کاروبار میں بیس روپیہ ہی لگا دینے سے آپکو معقول نفع مل سکتا ہے۔ مفصل حالات معلوم کرنے کے واسطے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیے۔

دی تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

ہندوستان کی خبریں

—— پشاور ۱۴ اگست۔ کابل سے آئے ہوئے مسافروں کا بیان ہے۔ کہ والیٔ کابل نے سردار علی احمد جان کی تمام جائداد ضبط کر لی۔ اور اس کی بیوی کو جو سابق شاہ امان اللہ خان کی بہن ہے۔ اور اس کے بچوں کو مجبور کیا ہے۔ کہ وہ کابل کی سڑکوں پر بھیک مانگتی پھرے اس کے خوف سے لوگ اس کی مدد نہیں کرتے۔ یہ خبر قبل از وقت ہے کہ والیٔ کابل کا بھائی مارا گیا ہے۔ البتہ وہ لڑائی میں خفیف زخمی ہوا ہے۔ اسی طرح یہ خبر بھی قبل از وقت ہے۔ کہ اس نے شراب کا کارخانہ شروع کر دیا ہے۔ اور دن رات شراب میں مخمور رہتا ہے ٭

—— شملہ ۱۲ اگست۔ مسٹر پٹیل نے جو چٹھی گورنر جنرل کو لکھی ہے۔ اس میں آپ نے یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ آپ کو پبلک سیفٹی بل کے متعلق میرے رولنگ کی ملامت کرنے یا اس پر نکتہ چینی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے ٭

—— نوکھا پولیس نے ملک عزیز الدین ایڈیٹر سیاست کو زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند ایک فحش اشتہار کی بنا پر گرفتار کر لیا۔ اور چودھری مشتاق احمد مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کیا۔ جنہوں نے آپ کو ضمانت پر رہا کر دیا ٭

—— پشاور ۱۴ اگست۔ آج کل بھی شنی قبائل کی حالت وہی ہے۔ جو پیشتر تھی۔ وہ اپنے مورچوں میں بغرض دفاع ڈٹے ہوئے ہیں۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حملے جلد شروع ہو جائیں گے شنی قبائل میں پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تاکہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے ٭

—— شملہ ۱۴ اگست۔ ۵۰ پنڈتوں کا ایک وفد بھرتپور کے پنڈت بیجھن نار کراتھنا کی رہنمائی میں ہوم ممبر کے پاس گیا۔ اور اس نے کمیٹی عمر رضا سندی کی سفارشات کے متعلق اپنا نکتہ خیال ہوم ممبر کے سامنے رکھا ٭

—— پشاور ۱۳ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ شنواریوں کے جرگے نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک محمد افضل کے زیر سرکردگی ایک وفد جنرل نادر خان سے ملاقات کرنے کے لئے بھیجا جائے۔ محمد عالم کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جلال آباد میں ہے۔ سردار ہاشم خان نے خوگیانیوں کا پھر ایک لشکر جمع کر لیا ہے۔ اور کاغذ سے جگدلک تزین پہونچ گئے ہیں یہ بھی افواہ ہے کہ جانی خیل منگلوں کا ایک لشکر مرزا کئی نز دعلی خیل جمع ہو اور جنرل نادر خان جاجیوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ بھی منگلوں کے ساتھ مل کر گردیز پر حملہ آور ہوں ٭

—— شملہ ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند وسط اکتوبر میں شملے میں دفاتر ہند بند کر کے ۱۹ اکتوبر کو دہلی میں پھر کھول لے گی ٭

—— کلکتہ ۱۴ اگست۔ آج صبح پولیس نے جنوبی کلکتہ میں متعدد مکانات کی تلاشی لی۔ اور پانچ کانگرسی ارکان کو یعنی جنوبی کلکتہ کی یوتھ لیگ کے صدر اور سکرٹری کے علاوہ تین اور اشخاص کو گرفتار کیا۔ وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ اطلاع آئی ہے۔ کہ موضع رشن جہ عوکی

مجلس کے ایک کارکن کو جیسور میں گرفتار کر لیا گیا ٭

—— کوئٹہ ۱۴ اگست۔ جرمن وزیر امور خارجہ بیرن وان پیپن متعینہ کابل ۱۳ اگست کو چمن پہونچ گئے ٭

—— کانپور ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقدمہ سازش کاکوری کے قیدیوں نے جو اس وقت بریلی سنٹرل جیل میں ۸ اگست سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے ٭

—— کلکتہ ۱۵ اگست۔ گورنمنٹ بنگال نے ایک غیر معمولی گزٹ میں ایک اعلان کے ذریعہ بنگالی کتاب "سیلاب یا قتی بھارت" کو ضبط شدہ قرار دیا ہے ٭

—— سنگاپور ۱۴ اگست۔ آج گورنر نے بحری مستقر کے تیرنے والے بندرگاہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھ سے مستقر کی آئندہ پالیسی کی بابت مشورہ نہیں لیا گیا ہے۔ مگر میں اسے غیر اغلب سمجھتا ہوں۔ کہ ریاستہائے ملایا کے حکمرانوں سے بحث کئے بغیر آخری فیصلہ کیا جائے گا جن کی تحریک پر متحدہ ریاستہائے ملایا کی گورنمنٹ نے اس مستقر کی تعمیر کے لئے ۲ ملین پونڈ دئیے ٭

—— کراچی ۱۵ اگست۔ ریاست خیرپور میں سیلاب نے ہولناک صورت اختیار کر لی ہے۔ ریلوے لائن میں بڑے بڑے شگاف ہو گئے ہیں۔ نہر میں طغیانی آنے سے جان و مال کا بڑا نقصان ہوا ہے۔ ۶۰ گاؤں غرقاب ہو گئے ہیں۔ اور سینکڑوں لوگ بے خانماں اور بے سر و سامان ہو گئے ہیں۔ جو درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اندازہ ہے۔ کہ ۵۰ لاکھ روپیہ کا سیلاب سے نقصان ہوا ہے

—— مسٹر بنیر لے قائمقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب یکم نومبر سے دو سال کی رخصت پر جائیں گے۔ اس وقت مسٹر ایمرسن بطور چیف سیکرٹری پھر پنجاب میں واپس آ جائیں گے ٭

—— جمعیۃ علماء ہند نے اپنے اجلاس مرادآباد میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسلمانان ہند کے لئے انڈین نیشنل کانگرس میں شریک ہونا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے ٭

—— شیلانگ ۱۴ اگست۔ گورنر آسام نے مولوی عبدالحمید کو اس وقت تک آسام لیجسلیٹو کونسل کا صدر مقرر کیا ہے جب تک کہ پریزیڈنٹ کا باضابطہ انتخاب نہ ہو جائے ٭

—— مرکزی سائمن کمیٹی اس تجویز پر متفق ہو گئی ہے کہ ملازمتوں کو صوبہ وار قرار دیا جائے۔ اور سندھ کو بمبئی سے الگ کیا جائے۔ اس ہفتہ کمیٹی برہما کی ہندوستان سے علیحدگی اور انتظامی اور عدالتی محکموں کی علیحدگی کے سوال پر غور کرے گی۔ آج کل سائمن کمیٹی کے ممبر تعطیل منا رہے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ ان کا اجلاس وسط ستمبر میں کیا جائے گا۔ اس وقت وہ مرکزی کمیٹی کے ساتھ مشترکہ اجلاس کریں گے ٭

—— علی گڑھ ۱۴ اگست۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کرسمس کی تعطیلات میں بمقام ڈھاکہ منعقد ہوگی ٭

—— کراچی ۱۵ اگست۔ اپر سندھ میں اب ہیضہ کی وبا کا بہت زور ہو گیا ہے۔ شاہ داکوٹ، شکارپور اور لاڑکانہ میں وبا شدت سے پھیل رہی ہے ٭

—— کلکتہ ۱۴ اگست حکومت بنگال نے آج شام کے

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۲ اگست۔ انڈین سنٹرل کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ کہ جب تک ہندوستان کو مستعمرات کے درجہ کی حکومت نہیں ملتی۔ اس وقت تک برطانی پارلیمنٹ میں اس کی نمائندگی براہ راست آئندہ نامزد سند و بین کے ذریعہ سے ہونی چاہئے۔ جنہیں صوبجاتی کونسلیں منتخب کر کے بھیجا کریں ٭

—— طہران ۱۳ اگست۔ کل حجازی وفد شاہ ایران کے دربار میں باریاب ہوا۔ اور شاہ نے دوستانہ طور پر خیر مقدم کیا۔ آج وزیر اعظم اس وفد کے اعزاز میں ضیافت طعام دے رہے ہیں ٭

—— لنڈن ۷ اگست۔ برطانوی اور فرانسیسی وزرائے ہوابازی کے مابین جو بحث و تمحیص جاری تھی۔ اس کا نتیجہ افریقہ، مشرق قریب، مشرق بعید اور جنوبی امریکہ میں ہوائی آمد و رفت کو ترقی دینے کے لئے باہمی امداد کے اصول کی صورت میں ظاہر ہوا ہے ٭

—— نیویارک ۸ اگست۔ افسر امتناع شراب نوشی نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ آئندہ ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے جو اپنے گھروں میں اپنے مصرف کے لئے بیئر یا دوسری قسم کی لطیف شراب کی کشید کرتے ہیں ٭

—— طہران ۱۳ اگست۔ جزیزے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ جولائی کی نسبت زیادہ ہولناک طغیانی ظہور پذیر ہوئی ہے۔ مالی نقصانات بہت زیادہ ہوئے ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے ٭

—— لنڈن ۱۵ اگست۔ مسٹر جے۔ پی۔ ڈالم ممبر پارلیمنٹ نے ایک بیان میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس جب منعقد ہوگا۔ تو اس وقت مسٹر ویجوڈ وزیر ہند ایک اعلان کریں گے جس سے حامیان سیلف گورنمنٹ مطمئن ہو جائیں گے ٭

—— موگدن ۱۴ اگست۔ مانچوبی کی مغربی سمت کی پہاڑیوں پر چینی اور روسی افواج کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ اس سے عام سنسنی اور تشویش پھیل گئی ہے۔ تین سو جنگی ملاح دو ہوائی جہاز اور دفاعی کشتیاں مصروف پیکار ہیں۔ گولہ باری ہو رہی ہے

—— طہران ۱۳ اگست۔ ایران نے حکومت حجاز کو تسلیم کر لیا۔ شاہ نے پرخلوص برقی پیغام شاہ حجاز کو بھیجا ہے۔ مشن کو بھی سرکاری طور پر اطلاع دیدی گئی ہے۔ چند اشخاص جن میں رسالہ کا ایڈیٹر مرزا کریم خان رشیتی بھی ہے۔ حکومت کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں ٭

—— ٹوکیو ۱۴ اگست۔ ایک آئر یڈاز جہاز اسٹاف کے آدمیوں کو لے کر فضائی معائنہ کی غرض سے ٹوکیو کے مستقر فضائی سے روانہ ہوا تھا۔ کہ گر پڑا۔ آٹھ آدمی ہلاک ہو گئے۔ ان ہلاک ہونے والوں میں بڑے بڑے فوجی افسر تھے ٭

موگرٹ کی غیر معمولی اشاعت میں "انڈیا ان بانڈیج" (محکوم ہندوستان) مصنفہ ڈاکٹر سنڈرلینڈ کو ممنوع اور ضبط شدہ قرار دیدیا ہے ٭

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔